

ہوا الرزاق

منابر اہل حق

Chand
1937

حالات

مطلب الاقطاب حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی قدس

از

حضرت محمد شین حضرت مولانا محمد نظام الدین فرنگی محل

حسب ارشاد

حضرت سید ممتاز احمد صاحب رزاقی بانسوی

بحسن صحت

جانب مولانا محمد صبغت اللہ صاحب شید فرنگی محل

بابت تمام غائب علیخان شاہی پریس مکتبہ نمین چھپا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ وَنَصْلُهُ عَلٰی سَاقٍ الْکَرِیْمِ

قطب الاقطاب مرشدانام محبوب بارگاہ انہی حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی
قدس سرہ الاصفی کی مقدس سوانح عمری، آپ کے سلسلہ نسب و کرامات کے متعلق
اس وقت ارباب اعتقاد کے ہاتھوں میں محض مطول بہت سے رسائل ہیں۔ لیکن
استاذ اعلیٰ حضرت ملا نظام الدین جس نے جس وقت نظر اور عالمانہ انداز و جس تحقیق کا پیش
کیا تھا آپ کے حالات جمع کیے ہیں انکو علاوہ فضل تقدم کے خاص جامعیت و مرتبہ
استناد و اصل ہر سچ چھبیس برس اوپر عمر محترم و عظیم مرشدی حضرت سید شاہ غلام جیلانی
صاحب قدس سرہ اعز نے ۱۳۱۳ھ میں اس مستند کتاب کو خاص اہتمام سے شایع کرایا
تھا اور تحقیق الفاظ و تصحیح عبارات میں جو غیر معمولی جدوجہد فرمائی تھی اسکا ادنیٰ ہونہ ہو
کہ جب قدر قدیم نسخے اس کتاب کے مل سکے انکو یکجا کر کے کتاب کی تصحیح کی گئی اور اسی پر بس
نہیں کیا بلکہ ابوحیاجا بنی لانا شاہ محمد نعیم صفاق قدس سرہ فرنگی محلی سے محقق عالم کا بھی
اس میں مشورہ شامل کیا گیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ناظرین کو ایک ایک صفحہ میں بیس بیس نسخے نظر

آئینے۔ یقیناً سخت احسان فراموشی ہوتی اگر حضرت عم محترم رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں
 کو اس شاعت میں نظر انداز کر دیا جاتا۔ اسلئے جو شان اور طبقہ پہلی شاعت کا تھا
 باوجودیکہ وہ ایک حد تک اب متروک ہو گیا ہو لیکن نہ صرف اسلاف کی یاد قائم رکھنے
 بلکہ زیادتی تحقیق کیلئے اسی کو قائم رکھا گیا اس قابل عزت کتاب کی ہیبت و عظمت
 کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ خیال غلط نہیں ہے کہ صورت موجودہ سے زیادہ اسکو صورتاً و معنیاً
 شاندار بنایا جاسکتا تھا یعنی مفید حواشی اور کارآمد نوٹ حضرت مصنف کی
 سوانح عمری، نفس کتاب پر تبصرہ، ارض مطہرہ بانہ کے تاریخی حالات، خود سلسلہ زرق
 کی مختصر تاریخ چیزیں ایسی تھیں جو نہ صرف زمانہ موجودہ میں جبکہ اصول تصوف
 و سلوک سے ایک عام خبری ہو ضروری تھیں۔ بلکہ کتاب کو زیادہ نفع بخش بھی بناتیں
 لیکن چونکہ اشاعت میں عجلت زیادہ تھی اسلئے ان چیزوں کو رسالہ ہذا کی اردو ترجمہ کیلئے
 چھوڑ دیا گیا ہو۔ جبکہ تکمیل میں میرے عزیز جناب مولانا صبغت اللہ صاحب فہمید
 فرنگی محلی مصروف ہیں اور جو انشاء اللہ حلبک کے سلسلے میں پیش کیا جائیگا۔
 اس کتاب کی تصحیح میں بھی عزیز موصوف نے میری مدد کی ہو۔ اسلئے ناظرین
 کتاب سے توقع ہو کہ مطالعہ کے وقت عزیز موصوف کیلئے میری طرح دعائے
 فلاح و نجات آخرت کو نہ بھولیں گے۔ فقط

ممتاز احمد رزاقی بانسوی

یہ کتاب منجبر مسلم سودیشی اسٹور و کٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے قیمت ایک روپیہ
 ملسکتی ہو۔ تجارت کتب کے ساتھ رعایت رکھی گئی۔ ویلو کا بیعنا خریداروں کے لیے
 باعث رحمت ہو۔ اس لیے پیشگی قیمت ہی روانہ کرنا بہتر ہے۔

فهرست مضامین مناقب رزاقیه

ردیف	مضمون	صفحه	ردیف	مضمون	صفحه
۱	خطبه و مقدمه	۱	۲۳	تکریم کبری به سبب خلل در شغال	۱۳
۲	تقسیم و اجزاء کتاب	۲	۲۴	شناختن سید محمد یوسف	۱۳
۳	وصل اول	۳	۲۵	سیر و سفر او دوست می داشتند	۱۳
۴	نسب شریف	۳	۲۶	قصه از وی از قوم بنود	۱۴
۵	وطن	۳	۲۷	تاثر از کلمه لطیف	۱۴
۶	تعلیم ابتدائی	۳	۲۸	وصل سیدم	۱۵
۷	حلیه مبارک مرض موت و فاتحه تسبیح تعالی	۴	۲۹	شنیدن آواز بافتن خواجه متوجه شدن زیاده	۱۵
۸	حالات وقت وصال	۵	۳۰	تفصیل خواب حضرت امیرالمؤمنین	۱۵
۹	ارشاد متعلق صاحبزادگان	۵	۳۱	خبر دادن از شغال خود	۱۶
۱۰	طریقه قادری	۶	۳۲	ذکر و مکر و نسیب استخوان بر بدن	۱۶
۱۱	طریق دیگر	۶	۳۳	روز و شب و اشتغال در سفر	۱۸
۱۲	طریق روحانیه	۸	۳۴	مسئله تمیم و الهام متعلق آن	۱۹
۱۳	وصل دوم	۸	۳۵	تنبیه متعلق الهامات حضرت	۲۰
۱۴	ملاقات با شاه عنایت الله	۹	۳۶	لازم نیست که الهام ولی مطابق قرآن باشد	۲۱
۱۵	جابجا نوکری می کردند	۱۰	۳۷	ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات می آیند	۲۲
۱۶	سخاوت	۱۰	۳۸	مواخذه عالمی بر اهل نماز	۲۳
۱۷	شجاعت	۱۰	۳۹	سرمد تعقیب نماز	۲۳
۱۸	تواضع	۱۱	۴۰	واقع قضیب البان موصلی	۲۴
۱۹	بعیت	۱۱	۴۱	شاه دوست محمد	۲۴
۲۰	چانه وی بر پشت پسر است	۱۱	۴۲	ملک الالدین مسئله ناسخ	۲۸
۲۱	بیدار بودن در شب	۱۲	۴۳	وصل چهارم	۲۸
۲۲	تقبل طعام	۱۲	۴۴	ملاقات با درویش کیمیا ساز	۲۹
۲۳	فرق اخلاق با فقر و ابله دنیا	۱۲	۴۵	مار التفتات به کسیر منیب	۳۰
۲۴	سپارش نکردن	۱۳	۴۶	الهام متعلق فرخ سید پادشاه	۳۱

ردیف	مضمون	صفحه	ردیف	مضمون	صفحه
۴۵	المام و گیر متعلق ذریعہ	۳۱	۴۳	سندہ سلع	۴۲
۴۶	حضرت عثمان در و در قرآن شغوراد پند	۳۲	۴۳	مستفیض شدن مرد و کنی	۴۳
۴۷	حضرت علی در ادراک ناز خود گرفت	۳۲	۴۴	عادت شریف بود کہ اکثر علی صباح	۴۴
۴۸	میر معاد و یزد و یزد سرنگون	۳۲	۰	در بیان و بیش های رفتند	۰
۴۹	ابو حریره را بر ابریکه ارشاد دیدند	۳۲	۴۴	نفرت از قنات و سرگذشت	۴۴
۵۰	زیارت حضرت ابوبکر صدیق	۳۲	۰	قاضی	۰
۵۱	امام قاضی که ہمہ اندر میگفت	۳۳	۴۵	نجات یافتن زنی آسیب زده	۴۵
۵۲	محمود شہید را دیدند	۳۴	۴۵	عالم جن مخروص بود بے تخیل	۴۵
۵۳	قمر	۳۴	۴۶	قصہ تلید مصنف	۴۶
۵۴	آواز شنیدن از زار شیخ کالی	۳۵	۴۸	می نید ندید حق می شنید سلع و می	۴۸
۵۵	حناک ام سنیات براراند	۳۵	۴۹	مستفیض شدن بہنگ	۴۹
۵۶	مرامات نشات انسانی بہتر است	۳۶	۴۹	آمدن مار بہر سلع ذکر	۴۹
۰	از خدمت وے	۰	۵۰	مالی شدن بہ ہند و بچہ	۵۰
۵۷	فرق قصاص و خون بجا	۳۷	۵۱	بر آوردن زنی از چاہ	۵۱
۵۸	در کین بودند جاعت اعدا و	۳۸	۵۱	چادر را از میان کشیدند خیمہ ادہمہ	۵۱
۰	آخر کار خاسر شدن	۰	۰	طور ماند	۰
۵۹	وصلت خیمہ	۰	۵۲	فرق مجرہ و کرامت	۵۲
۶۰	زندہ کردن گاؤیش	۳۹	۵۲	بحرہات طعام اطلاع می یافت	۵۲
۶۱	نہا شدن قزاقی	۴۰	۵۴	انشاء در از شخص از قوم ملائکہ	۵۴
۶۲	باز تغیر شدن حالات وے	۴۱	۵۵	قصیدہ حضرت سید شاہ روضہ علیہ السلام	۵۵
۰	حضرت محمد اسحاق خان	۴۲	۵۶	قصیدہ حکیم معصوم علیہ السلام	۵۶



الحمد لله الرزاق للارواح والاشباح الخلاق للموجودات جميعاً بالحكمة البالغة المباركة
 والصلاة والسلام على سيد العالم باخلق بالاخلاق الالهية الشريفة البالغة فضل الرسل
 والانبيا وبما لا يكتنهه العالم الغيب الشهادة وعلى متفقيه من آل واصحاب ولى السعادة وعلى
 من جهم بالا حسان بالمعرفة والعبادة وتبعه فيقول تبارك قدام الفناء القادرة كثرهم الله تعالى
 وعز وجل ما تجلى الحق على قلوب الاولياء وترقى العرفاء واصفياء نظام الدين محمد
 بن قطب العلماء ومركز دائرة المعارف الربانية والاسرار الالهية قطب لدين السهالي
 مؤلفه والانتصاري محمد انه اذ قد صعد معارج البجود وسعد جده تحصيل انقياد المشيخ
 قدوة الاولياء وعمدة العرفاء حاوى المعارف الالهية جامع الاسرار الربانية قطب
 السيد عبد الرزاق مد الله تعالى ظله الطليل على الخلق والخلق انما مطى عزيمته
 على سيرة ان يكتب بعض احواله الجلية فصمم العزم على الله ان يكلل ان يكون موفق ويرجو
 ان يهديه الله تعالى ببركة صحبته العلية الى ما اشئى وان تكون هذه الرسالة ذخراً وهدى

البازنة

البحر بالاحسان المحمد

الجمهورية

القيادة

البحر بالاحسان المحمد

ليوم الاستقرار	فيارب يا نخل الحبيب محمد	فيك هو السيد المتواضع
انلناح الاجاب ويتكلى	اليها قلوب الاولياء شاعر	فياك مقصود وفلك زائد

وجودک موجود و عفو ک واسع
آئی افض علی انوار عطوفه الشیخ الاجل افاضتہ بعد افاضتہ

و اگر منی بتلاؤ الی فیضہ تلاؤا بعد تلاؤ و احسنی و القلب فی ذکرہ و اثبتنی فی الوقت الموعود
والروح یقطن بطلعہ جماله و احشرنی و السورۃ تجلی بشاہدۃ ذاتہ و ادخلنی فی الدارین
فی زمرة اجابہ علم و فکاک لہ تعالیٰ خیر ان محاسن شیخنا الکامل غیر عدیدہ و مناقبہ غیر محصورہ
و کرامات وی لا تحصی ست و مبالغات وی از اکتناہ بیرون ست پس بندہ در گاہ کہ کترین

اجابین
و مقامات
کہ از کترین
ماڈن جناب
از شہ ما ذاق
دیا اللہ شہین
رومند شدہ
ست -

از خدائہ جناب پاک ست و ثمنہ از مذاق اولیاء اللہ تعالیٰ کہ مشامش بہرہ ور شدہ است
و در برست از اندازہ و احصای مدائح و عطیات آئی و مہربات ربانی نامتناہی کہ ہا با
مطلق بقلب حضرت شیخ قدس سرہ الاصفی روزی نمودہ بفضلہ و کمال کرمہ
تر اچنانکہ توی ہر نظر گجا بیندہ بقدر بیلش خود ہر کسی کند ادراک بکین بقدر طاقت خود و

احصاء انچہ دیدہ و از زبان مبارک شنیدہ و از یاران معتدین دریافتہ دین اوراق تجربہ
می آرد و اللہ اہادی الی سبیل الرشاد و ہو المثبت لا قدام عبادہ علی مالیق و البعدا
لا یلیق و علم ایہا الطالب الشائق الی جناب الحق تعالیٰ و احبابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
سمیتہا مناقبہ تراقیمہ و ترجمتہا علی خمستہ وصول السہل علیک لا استخراج و صل
اول در بیان نسب علیہ مبارک و وطن و احوال و وفات و سلسلہ انتساب طریقیہ

اقدام
نہایت
در مہبت
مدح و احوال
بب شریف
لن شریف

عادم الفقر و غلام حیلان
کل شجرہ الی ان فیضہ من شجرہ
منقذ از ان کل شجرہ الی ان فیضہ من شجرہ
حضرت شاد و غریب من کل شجرہ الی ان فیضہ من شجرہ
الاولیاء و احبابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
کہ از لفظ فی زمرة اجابہ علم و فکاک لہ تعالیٰ خیر ان محاسن شیخنا الکامل غیر عدیدہ و مناقبہ غیر محصورہ
و کرامات وی لا تحصی ست و مبالغات وی از اکتناہ بیرون ست پس بندہ در گاہ کہ کترین
از خدائہ جناب پاک ست و ثمنہ از مذاق اولیاء اللہ تعالیٰ کہ مشامش بہرہ ور شدہ است
و در برست از اندازہ و احصای مدائح و عطیات آئی و مہربات ربانی نامتناہی کہ ہا با
مطلق بقلب حضرت شیخ قدس سرہ الاصفی روزی نمودہ بفضلہ و کمال کرمہ
تر اچنانکہ توی ہر نظر گجا بیندہ بقدر بیلش خود ہر کسی کند ادراک بکین بقدر طاقت خود و

سند ادراک ہدایت
اعلیٰ شہ شریف
صدقہا فیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اولاً بالفاظ حرفت و نقوش خطیه و بعد از اعتیاد بفهم دلالت نقوش بر الفاظ خود و اوطاق
دلالت بر معانی اشنامی گنانه و حضرت قدس سره الاصفی بمرتبه تامه که مقصود از تعویذ باشد
مانوس نشانیانی الجمله شناسائی یافته باشد بعد از آن این قلم و قلم از میان رفت قبل از حصول
ملک به عالم نسیان رفته باشد و بالفعل از دلالت نقوش عربیه و فارسیه مناسبت یافته باشد
حلیه مبارک حضرت شیخ قدس سره الاصفی طویل قامت بودند با فراط بلکه بطویکه در حلیه
مبارک حضرت نبوت صلی الله علیه و سلم و علی آله الکرام الطاهرين یعنی از قبیل و مشربطه که طویل
از قصیر باشد و آتمر اللون یعنی گندمی که مائل به بیاض چشمی باشد چشم مبارک مناسب بود
و هرگز اثری از صغرت نبود و سواد اللون محبت در آخر سن بسبب یاضت که مورت گرمی
و بلوغ باشد یک چشم جانب یمن رفته آئینیت از میان رفته راه خود گرفت و بینی مبارک بلند
و طویل آئیند طبع داشت یعنی متوسط و دندان مبارک کلان بود متکلاصق و قدر فرج
سیان دندانها از خاطر رفته و حلیه مبارک طویل مشرّع و کثیف و مطبوع و اندکی از منوهای سیاه و حلیه
دستی سفید نورانی و سن شریف دی قریب بود ظاهر او کم بود قدر لقی الله تعالی یوم الاربعاء
سادس من شوال من السنه السّادس و انثلثین بعد الالف المائت من السنین الهجریه
المقدسه و دفن بروضة فی مشرق القرية بالنسبه قریه منها جهاد و آن روضه الحال نهایت
پذیرست و عشاق آبی را سکون بسیار می بخشید و شاغل با ذکر ظاهریه و باطنیه را
پسپیدگی و یکسوئی در ذکر حبیب بسیار میداد زیارت گاه جمله خلق آن نوحی است یزاد قریب
به دو کاتبه حروف در وقت ارتحال حاضر نبود و روز دوم رسیده از مردم که حاضر بودند و متعجب
مستند شنیده که پیش از لقّا از مرض نفخ شکم و قولنج مبتلا شد بعد از آن مرتفع شد و از ابتلا

آشای از دست از
 ی کنند حضرت
 شیخ علی الهادی
 نشد و
 بنامه حالا
 عربی فارسی
 علی بن ابی
 و سلم بود یعنی

بود یعنی
حسن
که
گرفته
عشقم آینه
فرجه
مویا
یقه و قد

فانت اخضرته
شوال الثمانه
م چهارشنبه
عبدالمعتمد
الاول

طریقت

۱۰۰ دینار
از بیایا اجناس
عبارت است
مضامین علیجانب
ست

مرض تا وقت لقابحتی هیچگونه درجواست و عقل تفاوت راه نیافته و بعضی اعضاء گفتند
که این وقت کلمه شهادت است فرمود که این خود نقش دل است که ازین غفلت خور
شد آن حاضر گفت بایش من هم موافقم لیکن از بهر این بعضی میسر است که همه اعضاء آن
باشند که مخلوق شدند بر اے آن پس زبان در کار خود باشد هر چند در کار برتری نیست
پس بر زبان را ندکلمه تا مه را و آن عزیز هم گفت حضرت ارشاد فرمایند که بعد از ارتقا
ما چه کنیم ظاهر فطن فرمود که از ساخت عمارت در مرقد از کنیسه مسجد صد مہاے زیاده
می پرسد فرمود ازین امور از من مشورت نطلبید بعد از ارتقا همه کس تشغیل خود بخوار
آفریز گفت از سیرت علیہ و جبلت بہیہ کہ تجرید و تفرید باشد آگم کہ ازین چیز با رغبت و
نیست ولیکن از انصا بصا جزاؤہ والا میا انصا حبیبان غلام دوست محمد سلمہ اللہ تعالی
در قاہ الی ما رج الکمال میان منگری سلمہ اللہ تعالی کہ برادر علانی میان غلام دوست محمد
می شوند با مرکیہ بدین و الا صوب باشد فرمود اینها مرد و برادرند و خلا نہ یعنی مادر
میان منگری مادر ایشان است یعنی بایکدیگر معاشرت دارند صا جزاؤہ والا مادر را
خرد و مادر خود پندارند و همچنین واقع شد صا جزاؤہ والا شفقت بحال خود خرد چنان
نمودند کہ بکلا آنها همچنین زید نجھی معاشرت فرمودند کہ ہادی مطلق حبیبش خاتم مرسلان
سید عالم صلوات اللہ تعالی علیہ علی آکہ الطاہرین مقتضیان آثار نبوی رضی بانی
سلمہما اللہ تعالی بعد از ان آفریز مخلص صادق بجناب حضرت اعلی اللہ در جہ فی العلین باز

رسا چہند

بعض رسانند که در حق صاحبزاده والا چیزی فرمایند فرمودند استقامت نمایند و هرگز قصد تحصیل معاش بجانب مرا و اعمال نکنند همه خوب خواهد شد آنچه از پیوستگی خود بمن رسیده بوی نموده ام بوی مشغول باشد انشاء الله تعالی نافع خواهد شد مرضی حق تعالی خواهد شد بلکه بهمیه را ان طالب حق تعالی بگویند که هر پنج بآنها ارشاد یافته بجز چند کوشش فیض آبی خواهد شد انشاء الله تعالی بعد از آن آن مخلص صادق بعض رسانند که وجه گذران ندارد چگونگی استقامت نمایند فرمود که من گذران نشسته چیزی مدد معاش نداشته بودم و رزاق مطلق رزق رساند بطوریکه از دیگران مواسات کرده شد این چند کلمات در میان آمد بعد از آن من بجناب خود شد و بعد ساعتی ملاقی بحق شد قدس سره العزیز حق تعالی از یرکات وی مامریان را بهره مند گرداند قدس سره الاصفی هداانا بقسطه الاوفی و هم شنیده که بعض از کارا ارشاد فرمود که از ورودی بسط رزق موجب معاش شو حضرت قدس سره الاصفی در طریقه قادری بود و صرف بیعت بجناب قدس عشاق و اصلا آن بحق مستغرق بجناب احد مطلق سیاح بحر حقیقت و سیار راه طریقت قطب وقت میر سید عبد الصمد مد ظله العالی خدا ما نمودن از مبارک می در احمد آباد گجرات یزار و تیرک بروی بجناب شاه شیخ اسلام هدایت الله خدا ما قادری بیعت کرده و اجازت گرفت ظاهر او خطه عرب فون ست و وی بجناب شیخ المشایخ الکبار عارف کامل قدس موجودان و اصلا آن شاه حسین ختم ناقص سره در برهان پور مرقد مبارک اردیزار و تیرک بروی بشیخ اسلام قطب وقت شاه امان الله مانی رحمه الله تعالی و وی بشیخ الاسلام بشاه ابراهیم بکهری می پیوند و وی بشیخ اسلام شاه ابراهیم ملتانی و وی بشیخ اسلام میلان سید بخش فرید بکهری و وی بشیخ اسلام شاه جلال و وی بشیخ اسلام سید محمد و وی بشیخ اسلام شیخ بهاؤ الدین و وی بشیخ اسلام شیخ ابوالعباس و وی بشیخ اسلام سید حسن

पुस्तक

شیخ الاسلام
شاہ ہدایت شاہ

فَسَلَامٌ عَلَى الْإِسْلَامِ

شاه
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام

رضی الله تعالی عنه و وی به پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدین رضی الله تعالی عنه
 و وی به پدر بزرگوار سید شهید اقره عین سید النساء فاطمه زهرا بن امیر المومنین سید الانبیاء
 و المرسلین حضرت امام حسین رضی الله تعالی عنه و وی به پدر بزرگوار حضرت امیر المومنین
 صاحب سول الله صلی الله علیه و سلم و علی آله و صحابه و سلم و بطریق روحانیت که دیر از
 طریق اویسیه میگویند اجازت از جانب خواجه بزرگ حضرت خواجه معین الدین چشتی
 رضی الله تعالی عنه چنانچه در قصبه موهاں بتقریبی نزول فرمود و مردم آنجا عقیدت
 بسیار دارند و اکثری از سادات و غیره عقد بیعت دارند شخصی تنی مبايعت ننمود
 و بعضی رساند قبول فرمود و آن مرید صادق گفت من گرویدگی بجناب خاندان چشت
 دارم هر چند همه خانواده با برحق اند و بزرگند لیکن عقیدت باین خانواده گرفته پس آنحضرت
 فی الجمله سکوت فرموده گفتند که بحضرت خواجه بزرگ ملاقات معنوی شد اجازت فرمود
 پس آن شخص مرید در طریقه چشت شد و شجره که داب مشایخ کرام نبوشت و سایر آن بمرتبست
 نویسانده باین طریق که آبی بحرم راز و نیاز یکم فقیر عبد الرزاق بتو دارد الهی بحرم
 راز و نیاز یکم خواجه بزرگ شیخ اسلام خواجه معین الدین چشتی رضی الله تعالی عنه بتو دارد
 آخره و بر همین اعتبار اگر طریق چشتی شمارند در رنخواهد بود که در قصبه ردولی نزول فرموده
 بود مردم اراده بیعت آوردند حضرت قدس سره در خطره آوردند که این قصبه ولایت
 شیخ احمد عبدالحق است رضی الله تعالی و مزار مبارک در آن قصبه است یزار و تیرک به
 فی الحال لقای معنوی بروح مبارک شان شد آثار اجازت و رضا لایح شدن گرفت
وصل و ویم حضرت قدس سره العزیز در ایام طفولیت بقصبه ردولی متوجه شد ظاهر
 به تحصیل علم همراه یک خادم معاون ظاهر را پدر بزرگوار همراه کرده بود و در آشنای اه ماندگی

و بطریق روحانیت

الاسلام و غیره

فقال عنه

وصل و م

گرفت در جانی نشست و خادم گفت که درین نواحی واهی است که بعضی قاربین نجای
می باشند شما در اینجا باشند بآن ده میروم از قاربین و ملاقات نموده چیزی براس
خورش می آورم و رفت چندی توقف شد چون ایام خرد سالی بود از تنهالی در راه غریب
غملگین شدن گرفت درین اثنا درویشی حسن البهجه و بهی البهجه نامش عنایت الله بود پیرا
شد گفت سبب گریستن چیست از سبب پنجه طاری بود گفت درویش فرمود مقصد کجا
گفت ردولی گفت باما بیا خواهیم رساند بر فاقش قصد مقصد نمود آن درویش فرمود که
در دست کتاب چیست گفت یوسف زلیخا یعنی نظم ملا عبد الرحمن جامی رحمه الله تعالی در قصه
حضرت یوسف علیه السلام و علی بنینا و آنکه وزیران چهارها الله تعالی گفت ترا چه کار از نیکو
بچه حال بود وزیران چه حال است القصه در نواحی ردولی رسیدند و رسایه درختی نزد
آوردند چون وقت مغرب رسید نماز گذارد و تا حشا مشغول برت خود شد حضرت شیخ
میفرماید چنان متوجه بجناب دود حق بود که از خود غائب شد محض فریضی ماند دیگر
یاد دارم که فرمود که مطابق قامت مبارک می بود و عزیزی دیگر از یاران حضرت قدس
الغریزی گفت که شنیده که آسمان ملاصق بود حالت بر حضرت قدس سره العزیز تغیر شد
و ترس و خوف لاحق شدن گرفت پس برخاست بقاصد چند قدم از اینجا نشست
بعد از آن نور کم شدن گرفت تا اینکه صورت شخصیه جسمیه پیدا شد پس حضرت قدس سره
العزیز نزدیک می آمد و درویش آب طلبید در آن نواحی حوضی بود از اینجا آورد و حیر
در آن حل نمود خورد و بقیه را بحضرت عطا نمود و بجز خوردن و حل حال تغیر شد از همه نعمات
دل سرگشت پس گفت ما را همراه خود گیر گفت تو خرد سالی ابوبن تو در بخش غم
چه طور همراه برم پس زان مردم که در آن نواحی بود و طعام آوردند بحضرت اجازت خورد

نمود حضرت فرمود شما هم بخورید گفت اگر بپر کردن رود با می خواستم چرا نزول بیرون شهر
 می کردم و نخورد ایا مابتدای سر ما بود پوششش خود بحضرت داد و حضرت پوشید و خسیب
 چون با خربش بیدار شدند درویش ست و نه پوشش پوشش خود را گرفته راهی شد
 بنده از حضرت قدس سره العزیز پرسیدم که حالا آن درویش کجاست فرمود والله اعلم بعد
 لمح گفت که در خطه عرب فوت کرد و علیه رحمة چون روز بیدار شد آن رفیق که از راه جدا
 شده بود آمد همراه وی شد مراجعت بخانه نمود چندی گذاشت چون ایام تکلیف رسید
 از عوائق زمان از اشتغال بکتاب ماند و چون وجه اسباب معاش در ضیق بود قصد
 نوکری کرده جا بجا نوکری می کرد و از علوفه بجا جت ضروری خود و حوائج من علیها
 می فریخت و تنجا بسیار داشت هر چه در وجه علوفه می یافت از برخی ازان بکولج می برد
 و از برخی ازان بفقرامواسات میکرد بلکه از بیشتر مواسات میکرد همچنین میگذاشت و شجاعت
 بارش داشت هرگز نمی ترسید مائیل وی کیاب بود در نواحی دکن پیش عالمی از حمالان دشااهی
 نوکر بود روزی پیش وی با دیگر نوکران از سپاه نشسته بود یکی از اهل قلم وی گفت که نه قید
 سپاه نشسته کسی نیست که از فلان متمرز برآرد شخصی که تهور داشت گفت که من میروم
 و وی رامی آرم و برخاست و گفت سید عبدالرزاق رفیق میشوی گفت میشوم هر دو
 برخاستند و پیش آن متمرز نشستند و گلویش گرفتند و سلاخی که داشت از پیش وی گرفته در
 گلویش ملحق ساختند آن متمرز مضطرب شد سپاه وی کرد اگر میگرددند لیکن جرأت نه
 یافتند و آن زمیندار متمرز گفت شما باور شوید ما را می کشند پس آیدن شما با لایق است پس
 تمامه زهر اقلیل و او اهل قلم آن عالم اند در آنچه نشان خواطر آنها بود کردند پس
 ایشان فرمودند حالا هیچ وجه شبهه در رسید ز نیست بگذایم بگذاشتند و از وی شدند

بعضی

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

نمود

و گفتند که مایان میرویم در سپاه شاه کرسی داعیه شجاعت داشته باشد هر چند مایان و
 شقیم و حضرت می فرمود که هرگز در آنوقت بیم و ترس بوجهی نبود کسی قوت و قدرت
 نیافت و همچنین حوادث بسیارست و توضیح بسیار داشت و فقر از هر قسم در داره
 خانقاه نزول میکرد و از ضروریات از طعام و غیره مرفعی شدند و چند روز اقامت
 می کردند و زاول بود هر روز همان بودند ازین سبب مقروض بسیار شد اگر فقرا
 بست و بجه و یا زیاده می آمدند غله میدادند با اسبای بختن هر قدر که می طلبیدند
 می یافتند اکثری از آنها قوم ملائمه هستند که مرکب خلاف شرع سخنها و لاطال میکنند
 هرگز چیزی نمی گفت و پاداش نمی داد بوقت مناسب فنی و لین نصیحت میکرد و بعضی
 از آنها در آنوقت عتد می شدند و در عالم نوکری در بده احمد آباد گرات بود شخصی گفت
 که در اینجا در پیشی است که مردم در حق حسن ظن دارند و خدا نایمگویند بوشی رسم و بیعت
 بوسی کنیم گفت بسیار خوب لقا تمتعت از دعوت پیش پیش حضرت قطب قدوه عرفا
 حضرت سید عبدالصمد علیه الرحمة رسیدند و درخواست بیعت نمود و قبول فرمود و از
 اذکار ارشاد فرمود در گرات چند ماه ظاهر از چار زیاده نباشد اقامت داشتند
 و چند ساعت در شب یار و روز از سعادت لقای نجسته شیخ بزرگوار خود بهره مند میشد
 بعد از آن بقیام میرفت و در آخر شب بذكر مشغول می بود و در روز از خلق کنار
 میگرفت شخصی بجناب حضرت میرسد عبدالصمد علیه الرحمة بعرض رساند که سید
 عبدالرزاق را بخله چله فرما فرمود و چله وی بر پشت اسب است چون صاحب
 قدس سره العزیز واقف سرفه بود و زبان مبارک اناتیری قومی است بیت الی
 بر پشت اسب دکار شد که با و لیا می گشت در خلوت میشود و از جناب حضرت صیر صاحب

که دایان

٥٦

فستق باید
و بکوبند و شیخ
می شد

وقت

حق وی
بیعت کنیم

تقطرت وقت

والتحقیق

نہایت

—

چار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

...

2

10

53

بسم الله الرحمن الرحيم

41

五

1

بسوی

اخلاق

تائید

جانب

اخلاق

و مبالغه

خوردن

بخور بخت

ببالغه

اخلاق

قدس سره العزیز اجازت سیر جانبی شد پس از احمد آباد متوجه بسوی مکر شد چندی در نوکری
 و خدمت فقر گذرانید بعد از آن از روحانیت حضرت میر سید عبدالصمد علیه الرحمۃ اجازت
 اقامت در وطن ترک نوکری دریافت بوطن آمد و اقامت گرفت و از اخلاق و
 شریعیه بیدار بودن در شب مگر قلیل و می گفت مردم را مقدار پاس شب یعنی ربع کفایت
 دارد و خودش از پاس شب کمتر می خسپید مگر اینکه عارضی پیدا آمد و یاران را موکد به
 بیداری می شد و از طلبه حق کسی که بسیاری خسپید رضی نمی شد و موکد می ساخت
 که بشب چیزی نخورد و در روز اندک تا احیای لیل و ذکر که صورت بخوابد می گیرد و یک
 صورت یابد و خودش سیر نمی خورد و هر وقتیکه می خورد گرسنگی باقی داشت اگر آنقدر باز
 خورد جایش بود بلکه اگر زیاده از آن خورد جایش هم داشت و در رمضان مبارک
 بروزه تا کید می فرمود و در تقلیل طعام در وقت افطار مبالغه داشت و منع از طعام
 در شب نهاده بود که تقلیل طعام بعد از افطار چنانچه بایمیکردند و از اخلاق مرضیان
 بود که اگر فقر که ظاهری سیاهی آنها عشق الهی است همان می شد طعام ما بین بدین سه
 مینهاد و مخلی بالطبع می کرد مبالغه در خوردن نمی کرد و می گفت هرگاه در ویش است و
 سیاهی وی سیاهی طالب حق است تعالی بسیار خورد و پرخاش شکم در حق می نه هر قاتل
 و کم خوردن تر یاق بحر بکرمبالغه کرده که فلان چیز بخورد یک لقمه دیگر و سیرت باید بگفته بند
 بسیر خوردن مشغول باشد پس بوی ضرر عظیم پیدا آید و اگر از انبای دنیا همان میشد شفقت
 می فرمود و تا کیدات در خوردن و مبالغه نمود شاید که در مجلس بیگانه شرمش گیرد و اگر سینه مان
 و خوف ضرر در حق وی نیست چه تمام شب می خسپد اگر نمی خسپد بجز با مشغول میباشد
 که محمود نیست و از اخلاق مرضیه آن بود که شفقت بر طفلان بسیاری کرد و بظلمت آن

اخلاق

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

اخلاق مرضیه آن بود که سپارش اهل خصوصیت پیش قضاات و غیره نمیکرد بلکه سپارش
 امور دنیاوی و دنیه نمیکرد چنانچه بعضی قاریب می آمدند درخواست سپارش بقاضی می نمودند
 بود میداشت و هرات نمی یافت که بعضی ساندانداران خواست که بعضی ساندان خطی صحت
 نمایند درین آشنا بودیم که از اندرون آمد و بی تقریب گفت که من سپارش بقاضی نمیکم هر چند
 که جگر گوشه من باشد بعضی از سواقف نبودند متعجب بودند بعد ساعتی معلوم شد که فلان
 شخص درخواست داشت و در ابتدا حاضر و از اخلاق مرضیه آن بود که هر جا که نوکری
 می کرد اگر خلل فی الجمله در اشتغال یا اشتغال خود می یافت نوکری گذاشته جای دیگر می رفت
 و از همه کس احوال خود را پوشیده و کسی که پیش وی نوکری بود مطلع میشد بر حالش
 نوکری می گذاشت و علقه خود می گرفت و هر چند بتواضع در پیش می آمد قبول نمی نمود
 این را واقعات است از انجمن غایت که پیش سید محمد یوسف که از خلفای شیخ غلامحسین
 که مشهور بشاه مجاست نوکر بود روزی در مجلسی بمقام خود نشست بود و ویست آمد بے
 نگرست و از راه تعجب گفت که بی بی لے باز بر طعمه فرو آمدی شاه یوسف متوجه شد
 پس از آن خلوت خواست و طلبید و از احوال پرسید اخفا نمود بعد از آن برخاست و
 نوکری گذاشت شاه یوسف مبالغه نمودند فرمود مقام نوکری نماند شما بتواضع در پیش
 می آید که بنوکران نمی کنند و از اخلاق مرضیه آن بود که در خانه شب بیداری بود و در
 روز و صبح که قضاوت نظر داشته باشد و یا در سایه درخت که بطبیع باشد و یا کنار جوی و
 یا حوضی و در از عمارت و مردم می رفت و در انجا از صبح تا ظهر می بود و وضو ساخته نماز میکرد
 و انوار آبی چنان تابیدن گرفت که بیانش در قلم نمی گنجید و از خصال مرضیه آن
 بود که میر و سفر را دوست میداشت چنانچه از خانه مبارک ببلده لکهنو که دوازده فرسنگ

که درلسان این قوم آوازها تفت می گویند بود و خواه متوجه شود یا نشود ازین راه احصاء
 آن متعذرست و در هر ساعت همین بود که یارای احاطه چون متوجه باین لمحات
 نمی شد محض نظر به مجبوبات داشت هم یاد نمی داشت بنزدی ازان که ذهن تذکر نماید
 در تحریری آرد پس بشنوا از انجمله نیست که روزی بنده درگاه و یاران و گرد مجلس
 حاضر بودیم که فرمود در زمان پیشین پیر و سنگیر میر سید عبدالصمد علیه الرحمة را دیدیم که
 می فرماید که امروز دو شنبه باشد از سخن حیات دنیا خلاصی یافتیم و بقای حبیب
 پیوستم و بعضی یاران آن کجرات آمدند نشان دادند که بر دو شنبه وصال بود گفت
 من متحیرم که کشف خطار فتنه باشد و این محض در دنیا بدیده گفتم معامله اولیا تبخیر است
 فرمود آری معامله اولیا تاویل پذیرست چنانچه ابراهیم خلیل الله صلوٰت الله تعالی علیه
 و علی نبینا و آله الطاهیرین را بود چون این محل بود بنده گفتم که خلیل را علیه الصلوٰة و علی
 نبینا و آله چه طور لاحق شده بود بعضی یاران گفتند که آن قصه را میدانی سوال از
 بهر حیثیت گفتم بهر اینکه بزبان مبارک هویدا فرمایند در نیصورت مصدق معامله و
 مکاشفه دیگران میشود فرمود همین که دُنبه را بصورت ابن دُک گفت که خبر میدهد که در
 فصوص فتوحات مذکورست و پرسید این کدام کتاب است گفتم این هر دو کتاب از
 شیخ ابن عربی قدس سره الشریف است بدانکه حضرت ابراهیم در خواب دیده که پسر خود را
 که اسحاق باشد فوج می کند و بعضی گویند که اسمعیل است علیهما السلام و به پسر شیخ اب
 و انمود پس گفت اسمع و اطاعة فافعل ما تؤمر سَیِّدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ الصّٰبِرِیْنَ چنانچه
 مشهورست و در قرآن مجید صریحست و پنج پسر متوجه شد و چون خواست که کار در جماعت
 رساند بر حلقوم دُنبه رساند و کار تمام کرد علمائی روایت را احوال است در علم تفسیر اصول

روز

شعبان
که ۲۲ یا

بنام حضرت ابراهیم
 علیه السلام

و کار را
 و علمای

مفصل مذکور است و بنده از آن بنده در فوائده عظمی و صبح صادق شرح مسلم الثبوت و بار
آورده است و شیخ می فرماید که لم یشرع بالتاویل والروایا یطلب لتاویل انما کان الکلبش
ستمثلاً بصورة ابنه فالامر الذی یورویا الانبیاء امر فرج الکلبش الذی یوفد الان یفقه
ابراهیم علیه السلام تاویل را ندیده است و روایا تعبیری طلبیده و حال آنکه دنبه ستمثل بصورت
ابن شده بود و می دانست این روایا بر ظاهر خود است و فی الحقیقت کلبش بود که بصورت
ابن متصور شده چنانچه علم بصورت شیر و غیر ذلک پس رویه انبیاء که در حکم امر الهی است
این روایا امر بنیج دنبه بود که بر شے ظاهر شده بصورت اسحاق و ازین راه فرج نکرده است
را بلکه دنبه را تفصیلش در شرح فصوص است و دفع شبه طاعنان در کتب دیگر است این
موضع تا تفصیل آن ندارد و القصد حضرت شیخ قدس سره العزیز هر چند این فرمود
که تاویل پذیر است لیکن صلوح معامله خود تاویل که مذکور شد راضی نشد چه همه خواها
تاویل دیگر ندارند بلکه بعضی از آنها بر ظاهر خودی باشند و خودش جازم بر بقا ظاهر بود بعد
چندی بعض یاران از عجرات آمدند گفتند که فوت در روز و شنبه بود و دفن بر روز شنبه
ازین راه مردم میگویند که شنبه باشد چون شنید اطمینان یافت از انجمله نیست
که شنید انا سئل فی غلبتک فوالله لا یس نخوی از تردد راه یافت همدین اشنا بود که لقا
معنوی میرسد عبد الصمد علیه الرحمة شد که استفسار نمود فرمود اَمْ تَرِیدُونَ اَنْ تَسْأَلُوا
رَسُولَکُمْ بَعْدَ اَزَانِ هَمُوْهُنَّ قَوْلُکُمْ ویا وقت و اگر از ارتحال خود آگاهی داد و چنانچه گذشت
و آن قول ثقیل ظاهر همین بود و از انجمله نیست که شرفی از سکنه قصیه مگر ام بود و توبه نمودن

عبد

قد بود

لبنه

با سکنه
بقا و ظاهر
و از انجمله

بگویند
از آن
از انجمله

حضرت صاحبزاده خود
فرمود که اینها عباد
است و از انجمله نیست
که شرفی از سکنه
قصیه مگر ام بود
و توبه نمودن

که در آن شریف در دل قرآن آهسته میخواند کسی نمیدانست حضرت قدس سره العزیز
 فرمود خبر میدهد و قُلِّ اللَّهُ أَنْ تَقْتُلَا خَضْرَاءَ مَجْلِسٍ مَخْشَرٍ بَدَنًا فَحَصْلُ زُشَانِ نَزْلُش بُدْ
 که حضرت فرمود که آن شریف قرآن مجید بوجه نیک خوانده باشد و از آنجمله نیست
 که بنده درگاه از آزار قرصه متبادله بود هر چند این علت از زمان پیشین بود لیکن
 در آن هنگام استیلا گرفته که رنجش بجای بود که نطق عبارت و میدان تحریر از میان
 تنگ است آثار ترحم بر آنحضرت قدس سره العزیز لایح شدن گرفت پس گفت خبر مید
 که بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَأَنْتَ
 أَزْهَمُ الرَّاحِمِينَ خوانده بر هر دو کف هر دو دست دراز کرده چنانچه در حالت عبادت
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَعْدَ زَانِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَأَنْتَ أَزْهَمُ الرَّاحِمِينَ و مدبر و مالدار از دقن تا پیشانی و از آنجا مالیده بر سینه
 و از نو و ساق تا هر دو پا دست راست بر ساق راست و دست چپ بر ساق چپ کشد
 و زانو نشسته بجانب قبله با وضو و یا تیمم انشاء الله تعالی صحت خواهد شد ظاهراً هم فرمود
 دیگر امراض جسدانی را دفع است بلکه و ردش امراض نفسانی را هم و بنده درگاه
 عقب هر نماز فرض از فرائض پنجگانه بعد فراغ سنت وی چهل و یک ول درود
 و آخر آنچنان کرده بجنایت الهی از ان شدت غیر متوقع الحفنة مخلص یا فقه قرین لایح
 قیام شده الحمد لله علی ذلک و از آنجمله نیست که در ماه رمضان مبارک که در
 ایام گرام بود در هنگام برسات که گرمی در آن هنگام در ملک هندوستان زیاده از حد
 میشود و مردمی از جانشی آمده که چند شبانه روز راه داشت روزه دار آمد و حضرت
 صاحب قدس سره العزیز مداح همت وی بودند بنده را بخوی از تحریر پیدایش چه شیخ

در آن هنگام
 در آن هنگام

در آن هنگام
 در آن هنگام

در آن هنگام

در آن هنگام

در آن هنگام

در آن هنگام

در آن هنگام

در آن هنگام

در آن هنگام

در آن هنگام

ابن عربی قدس سره در فتوحات میفرماید که مسافر را روزه ممنوع است بلکه واجبست
 که افطار نماید و حضرت شیخ قدس سره العزیز میفرماید بر صوم وی نماید بعضی رسانند که آیا
 روزه بهتر است مسافر را فرمود خبر میدهد که افعال ناشیعه نیست و گفت معنی این چیست
 گفتیم آنچه مقصود حضرت است اینست که آواز حسن است ولیکن ترجمه مطابق الفاظ است
 که شنیعه است تردد راه یافت گفت که عجب جمه است فی الفور گفت که خبری دهد که روزه
 قبیح نیست باز گفت خبر میدهد که روزه بهترین چیز است بدانکه حضرت شیخ چون می
 بود بیشتر آیات و احادیث و بزبان عربی دیگری شنید و نتوانست تبیین کند و چنانچه
 هست و پیوسته می گفت چه کنم زبان یاری نمیدهد و روزه بلفظ فصیح می شنوم و چون
 متعارف بعضی مردم در شنیعه ناشیعه است شنیده شنیده هست متعارف بآن داشت
 ازین راه در تعبیر همچنان آورد و بنده چون باین مستفید شد جزم نمود که اقلای شیخ
 ابن عربی قدس سره الاصفی ظاهر بقوت علم و نظر بوده باشد چه در اکثر جاد و فتوحات
 میفرماید ما وجدنا بطریق صحیح و لا بکشف و و جلال و از انجمله اینست که شخصی از طلبه
 علم ظاهر را در حضرت بانسه آمد و از لقای نجسته بهره مند شد و یک روز مانده تودیع
 خواست حضرت شیخ قدس سره العزیز فرمود امر و زمانند بعضی ساند ضرورتی در پیش
 آمده که رخصت ماندن نمیدهد حضرت شیخ قدس سره فرمود که ان کنتم جنبا فاکفروا
 چه معنی دارد و شما طالب علمید و گویید در ول می ندامت روا آوردن گرفت و گفت
 معینش معلوم کردم و رفت تبتی اسباب غسل نمود و ظاهر از خواست ماندن می پرهیزد
 که بدون غسل نزد و از انجمله اینست که در قصبه دیوبند ملا شیخ پدری کسب فارسی بلام
 از علم ظاهری بهره داشته و در وعده هر پدر داخه مردی بسیار بزرگ خجسته در ول می

فکر

رویه سخن

آورد

نسخه نابینا

و از انجمله

فکر

و از انجمله

راه یافت پیش حضرت قدس سره الاصفی آمد و گفت شما ترجمان حق هستید بفرمایید که عاقبت من چه طور خواهد بود و از مژده نجریت خاتمه بهره مند گردانید حضرت قدس سره الاصفی فرمود این در اختیار من نیست شما عالمید همه خبر دارید از راه تواضع فرمودید از ان گفت خبر میدهم که لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ملا شیخ پدلی شاد شده بزرگویی برخاست و رفت باین ترس که از زبان مبارک چیزی دیگر بر نیاید و آمد بکلمه ایست که در تیمم از بعضی ماضرین پرسید که تیمم تا بند دست کفایت دارد یا نه چون درین نواحی مردم حنفی المذهب هستند چنانچه حضرت قدس سره الاصفی هم در اعمال حنفی بود گفتند که کفایت ندارد و فرمود مرا معلوم میشود که کفایت دارد و یا گفت که خبر میدهم که کفایت دارد و بعضی طلبه علم چون عقیدت کلی بجناب عالی انداخته تکلم کردند که بچه طور کفایت کتب فقهیه بخلاف وی ناطق است بدانکه اختلاف است فقهارا که در تیمم استیفاء بابع است یا به بند دست کفایت دارد حضرت امام عظم و صاحبیه رحمهم الله بر اول است و امام شافعی بقول تیمم و جماعه بر ثانی و اکثر احادیث صحیح مؤید قول امام شافعی و غیره است و ظاهر ا فتوی حضرت شیخ ابن عربی قدس سره الاصفی همین است و این حضرت شیخ چنانچه شری سقطی و حضرت غوث اعظم که عامل بذهب امام شافعی و یا احمد بن حنبل بر همین است پیش تکلم بچه طور دست وضع بدان امام مالک رحمه الله تعالی مرفوعه را وایت می کند که اِخْتَلَفُوا فَمَتَى نَحْمَدُكَ پس حتمال دارد که حضرت قدس سره الاصفی که هم بکفایت تا بند دست شده باین رحمت مبشر شده بوده باشد و این آیه و کلامه **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ** و از ان جمله اینست که روزی باران از حد زیاده بارید گرفت چنانچه مردم کهنه در عمر خود هان شان بچنین بارش نمی دهند و حضرت شیخ قدس سره الاصفی

در اندرون خانه بود شب ز نصف گذشته و آب در تمام ساحت خانه پر شده یکایک شفته
 که در دل گفت که قوت قیام ندارم چه در آن روزها که بعد از یک و سال وی ازین
 عالم ارتحال گرفت و اعضای سافله قوت نداشت چنانچه از خود برمیخاست باز شنید
 فرمود که چون بگردد و شوم شنیدم در خود یافتیم که کسی میکشد رخصت ماند و بود نمیدان
 پس آواز با او بلند بکرات بمردم رساند که یا فلان و یا فلان مردم بیدار شدند بیدار بودند
 و دیدند حضرت قدس سره العزیز را گرفتند و بیرون خانه کردند خانه افتاد بقرن شدن
 همان اوقات آن خانه و آواز آنجا نیست که در محفل شریف مردم نشسته بودند که فرمود
 خبر میدهم که یا ایها المؤمنین قُلْ لَّيْلٌ فَرَمُوهُمَا نَشْأَتُ حَدِثٌ كَفْتَهُ شَدَّ كَمَا بَغِيرَ خَدَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَلَيْسَ اَنْ اَيْتَادَهُ بَاشْ وَرَشَبْ دَر نَازِ لَعْنِي نَاز تَجِدْ كَفْتَهُ خَبَرِ مِيدِ هَكَ اَيْن
 حَكَمُ بَهْمِ كَسْ بَسْتِ مَحْضٌ بِبَغِيرِ خَدَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَلَيْسَ نَشْأَتُ حَدِثٌ كَفْتَهُ شَدَّ كَمَا بَغِيرَ خَدَّ
 بَهْمِ بَسْتِ بَشِيرَتُهُمَا مَاتِيكُهُ بِحَضْرَتِ شَيْخِ قَدَسِ سِرِّهِ الْاَصْفِيِّ رُومِي نَمُودَ اكْثَرِي اَزْ وِي اِنْ
 الْفَاطِمَةُ حَدِثٌ وَتَرَانِ بُوْدُ بَعْضِ مَرُومِ بِمَضْمُونِ آيَاتِ وَاحَادِيثِ مُطَابِقِ شَانِ نَوَلِ
 فَرُومِي آرند این نیاید هرگز بلکه این الهام بحضرت شیخ قدس سره الاصفی است آیا
 و احادیث و وحی نبوی است صلی الله علیه و آله و سلم پس مراد است وی مطابق حال
 نبوی است و مرادات الهامات مطابق حال حضرت شیخ قدس سره الاصفی باشد هر چند در لفظ
 اتحاد پس مقصود از الهام یا ایها المؤمنین بَرَضْتُ شَيْخِ قَدَسِ سِرِّهِ الْاَصْفِيِّ بَرَاغَانِدِ
 بَرَا حَامِي شَبِّ بَاشْدَنْدِ كَرَّ كَلِّ وَ عَلَا خَوَاهُ بَقِيَامِ نَازِ بَاشْدِ خَوَاهُ نَهْجِ وَ دِگَرِ اَزْ نِجَاسَتِ
 كَهْ فَرَمُودَ كَهْ خَبَرِ مِيدِ هَكَ بَهْمِ اَسْتِ وَ اِحْتِمَالِ دَارِدُ كَهْ تَحْرِیصِ بِرَقِيَامِ تَجِدْ بَاشْدِ وَ اَيْنِ بَمِ
 بَهْمِ تَعْلُقِ دَارِدُ وَ اِنْ اَنْجَلَهُ اَنْیَسْتِ كَهْ شَخْصٌ بِاَبُوسِ مَشْرُوفِ شَدُّ بَقُوتِ تَوَلَّعِ فَرَمُودَ كَهْ

گفته بود
 می شنید

که بچند
 اندن نمیدان

الاصف
 خانه افتاد
 و آواز آنجا
 نیست

تشیع الهامات
 الهامات بحضرت

الهام
 بپایان
 بپایان

در ناز بپایان
 و آواز آنجا

خبر میدهد که ان الله وانا اليه راجعون وی تفکر شد بعضی یاران که واقف
 طور و جوی بودند گفتند محل تفکر نیست شاید مراد آن باشد که بخدا جل و علا راجع باید شد
 بذكر و فکر قلبی نه فکر نظری که ارباب استدلال دارند و از آنجمله اینست که در ابتدا
 حال در بیرون شهر بود ظاهر ادراک نواحی جوید و شنید گیسو لله ما فی السموات و ما
 فی الارضی چپ و راست نظر نمود کسی را نیافت بعد عینی باز شنید که این الهام است
 آواز مردم نیست و از آنجمله اینست که بهر طعام نشسته همین که طعام پیشش آمد
 شنید که حناجر مشغوف نمود تا هنوز دست بر طعام نهاده ام این امری شود بعد از آن
 قدری خورد و چنانکه عادت داشت در قلیل طعام و یا کم اذان و آیین واقعه بتکرار
 در مجالس واقع شده و از آنجمله اینست که فرمود خبر میدهد ربنا و اجعلنا مسلمین
 بکسریم بعضی گفت که در قرآن مجید میم ست بنده گفت که این دارد از الهام است
 چه لازم است که مطابق بلفظ قرآن مجید بهمه جهات باشد و مع هذا بعض قراءات
 همچنین است و احتمال دارد که چون عبارت عربیه چندان متعارف نیست ازین
 راه تفاوت کسوف فتح بوده باشد و از آنجمله اینست که فرمود که واذکور ربکم حتی
 یأتی الیقین بعض از فقرای حضار مجلس که از یاران جناب عالی نبودند که این
 خود در قرآن نیست و نه قراءات ست فرمود بنام شد انچنین شنیدم و دانستی که الهام
 بروی مطابق الفاظ قرآن مجید لازم نیست و مقصود ازین امام این است که طالب
 حق را لازم باشد که بذکر مشغول باشد تا مراتب یقین باورد و نماید و این پر ظاهر است
 و همچنین الهام سابق ارشاد بطلبه حق است که رود با طعام پُر ندارد چنانچه احادیث
 و اقوال اولیا ناطق بوی است بلکه مجمع علیه همه است اندرون از طعام خالی در

وزیران

وزیران

خود را

وزیران

گفتند

وزیران

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

وَعَلُوا الصَّالِحَاتِ می آید و از آنجمله نیست که وقتی بخانه نشسته بود فرمود که
طبع میخواهد که ملاکمال الدین برسد باینکه اگر متلانی بشنوم بعد از آن گفت که فلان خان
تیر از کمان سخت می جهد میرسد همین شد بی سبب ظا طبعش اضطراب گرفت و بدن
عزیمت نمودن بآنصوب راضی نمیشد و بزود و شتاب رسید و از آنجمله نیست که روز
در قصبه رودی نشسته بود مردم آنجا بملاقات بهره مند شدند شخصیکه بعلم ظاهر بهره داشت
بقصد امر معروف میاخذ از اجمال نماز نمود حضرت شیخ قدس سره الا صلی در بعض
اوقات از نماز توقف داشت و جواب گفت ما گنهاریم باز گفت باز فرمود گنهاریم
شماروی کلان که به فضل از شمار مردم مانع می شوند و هر کس را حاجت بمسئله باشد
از شمار شد و بطلب برسد هم درین اثنا بود که شنید خبر میداد اَنَا مُؤْمِنٌ النَّاسُ بِالْقُرْ
وَتَشَوْنُ أَنْفُسَكُمْ و از آن امر معروف فرمود بغیش چیست وی ازین حال
دول خود گرفتگی یافت و مردم درگفتند آنچه دیدید میدیدید حالا بگذرید بعض مردم پیش
زیده ارباب علوم شرعی و عمده اصحاب فنون نقایه و عقلیه مرکز دایره اصلاح و وسع
قطب فلاک زهد و تقوی و وسع واقف اسرار حقیقت شیخ غلام نقشبند قدس سره
شکوه حضرت شیخ قدس سره در عدم تقید بنماز کرده شیخ غلام نقشبند در جواب گفت
که قضیب البان موصلی که از مشاییر عرفاء ذوی الاحترام است از نماز تقید ندارد
پیش از حضرت غوث اعظم رحمه الله تعالی شکوه وی نمودند حضرت غوث اعظم علیه السلام
فرمود هیچ گویند او پیوسته سرسجود دارد و سر عدم تقید بنماز بوجه تحقیق خوب یافته

و از آنجمله
بجهد میرسد
تیر از کمان
عزیمت نمودن

باز فرمود
ما گنهاریم
باز گفت
باز فرمود

شیخ غلام نقشبند
قدس سره
از نماز
تقید ندارد

غوث اعظم علیه السلام
فرمود هیچ گویند او پیوسته سرسجود دارد و سر عدم تقید بنماز بوجه تحقیق خوب یافته

جسد متعارف چه این نمازبان نماز نیستند از بعد معاودت معاودت نماید و علمائے
روایت را درین کلام متوقع است تفصیل آن این رساله متعل نیست و مع بذانی الحلیه
اشارت بآن میرود که مقصود حضرت قدس سره الاصفی که این آیت کریمه بطریق اشار
بیان دلالت دارد چنانچه میگویند در قول عرب سعدنی وارک و در شان قول حق تعالی

محمد رسول الله والذين معه أشهد على الكفار حكمهم الآية والذين صنعوا
 اشاره با میر المؤمنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنہ و امثالین بسیارین راه
 فرمود و قتیکه آن قرب شد این قرب منتفی شد و در بئر ای حضرت شیخ قدس سره
 الاصفی واقع شد و روز سه سوار شد و متوجه بصره و در اینجا بجا حجت رفت بعد فراغ وضو
 ساخت نماز گذار و بسیار خوش آمد و گفت حالتی یافتیم در نماز لا ینکح و لا یتوضا
 سمعنا اشاره بفنا از خود و بقا بالله فرمود و این را واقعات الاحصی است
 پس دریافتمی که وقتی در نماز توقف این حالت میگذارد و مع هذا و جماعات و قتیقه غیر
 قتیقه چنانچه جمعه عیدین حاضری شد و دیگری را امام می کرد و می گفت شما از مسئله
 و قرات واقف هستید پس قتیقه متوقف در نمازی شد منتظر راه آن حال بوده باشد
 و احتمال دیگر داشته باشد که ما غافلان بکنه آن نمی رسم و قصه قضیب لبان موصلی
 علی مانی نفحات الانس للشیخ العارف عبدالرحمن الحامی نیست شیخ عبداللہ ریاضی
 رحمہ الله تعالی گفت که یکی از اہل علوم مراجع را دو که یکی از فقہ را را نمیدیدند که نماز
 می گذارد و روزی اقامت نماز کردند و او نشسته بود و فقہی از سرانکار او را گفت
 برخیز و نماز جماعت بگذار و وی برخاست و با ایشان تکبیر نماز بست رکعت اول گذارد

غذاست بیادست حاصل شد صحرا و ادراخی و فیکر حالت همگیه و سمر لطف که بر خیز

درین باب
درین رساله
شرح قدس
الهیست که

مِنْهُمْ تَرْهَمُ رُكْعًا سَجْدًا
 وَتَقْبَلُونَ فُضْلًا مِنَ اللَّهِ
 وَرِضْوَانًا لِمَنْ لَدُنَّ
 عَدَا شَاكِرًا لِلْمُؤْمِنِينَ
 ابْنُ كَبْرٍ صَدِيقٌ سَتَرْتَهُ
 اللَّهُ تَعَالَى الْعَذَّةَ وَشَدَّوْهُ
 عَلَى الْكَلْبَاءِ أَشَارَهُ
 بِأَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ عَمْرُ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَتَرْتَهُ
 وَرَحِمَهُ أَشَارَهُ
 بِأَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ عَمْرُ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَرُكْعًا سَجْدًا أَشَارَهُ
 بِأَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَتَقْبَلُونَ فُضْلًا
 مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا
 أَشَارَهُ بِكَبْرٍ صَدِيقًا
 الْكَلْبَاءِ وَشَدَّوْهُ

مقدمه
در بیان
و دیگر
که دارند

لوحه بخندیده

نقشه

و قاضی

در

باید کرد

را با عالم

و پیش

گویند

آیه

فقیه منکر پهلوی و نئی بود چون بر کت دوشم برخاستند فقیه نظر بوس کرد کسی دیگر
 دید غیر وی نمازی گذارد از آن متعجب شد و در رکعت سیوم کسی دیگر غیر آن کس
 اول که نمازی گذارد و در رکعت چهارم دیگری غیر آن چون سلام دادند دید که هر
 کس اول است بر جای خود نشسته و از آن تکه کس که در حال نماز و دید اثر نبود آن فقیر
 بوی نظر کرد و بخندید و گفت ای فقیه کدام یک از آن چهار کس باشا نماز گذارد
 شیخ عبد الله ریاضی گوید که مثل این قضیه شنیدم که صادر شد از قضیب البان
 رحمه الله تعالی با بعضی از فقها قاضی موصول را نسبت بوی انکار تمام بود که بگوید
 که در یکی از کوچه های موصول از مقابل وی می آید با خود گفت دیر می باید گرفت و قضیه
 وی را بچاکم لاف می کرد تا ویرایشی برساند ناگاه وید که بصورت کردی برآمد چون
 مقداری دیگر پیش آمد بصورت اعرابی برآمد چون نزدیک تر شد بصورت یکی از فقها
 ظاهر شد چون بقاضی رسید گفت ای قاضی کدام قضیب البان شما می بری می
 ای کسی قاضی از انکار توبه کرد و مرید شد پیش شیخ عبد الله گفتند که قضیب البان
 نمازی گذارد گفت گویند که همیشه سرش در خانه کعبه سجود است و هم در فحاشات
 در فحاشات آورده است که بعد از نماز جمعه طواف می کردم شخصی دیدم که طواف میکند
 که وی کسی را مراحمیت نمی کرد و نه کسی وی را بیان دو کس در می آید که ایشان را از جم
 جدا نمی کرد و انتم که روحی است که بخند شده سر راه وی نگاه داشتیم و بروی سلام کردم
 جواب من باز داد با وی همراهی کردم و میان ما سخنان واقع شده دانستم

فقیه منکر پهلوی و نئی بود چون بر کت دوشم برخاستند فقیه نظر بوس کرد کسی دیگر
 دید غیر وی نمازی گذارد از آن متعجب شد و در رکعت سیوم کسی دیگر غیر آن کس
 اول که نمازی گذارد و در رکعت چهارم دیگری غیر آن چون سلام دادند دید که هر
 کس اول است بر جای خود نشسته و از آن تکه کس که در حال نماز و دید اثر نبود آن فقیر
 بوی نظر کرد و بخندید و گفت ای فقیه کدام یک از آن چهار کس باشا نماز گذارد
 شیخ عبد الله ریاضی گوید که مثل این قضیه شنیدم که صادر شد از قضیب البان
 رحمه الله تعالی با بعضی از فقها قاضی موصول را نسبت بوی انکار تمام بود که بگوید
 که در یکی از کوچه های موصول از مقابل وی می آید با خود گفت دیر می باید گرفت و قضیه
 وی را بچاکم لاف می کرد تا ویرایشی برساند ناگاه وید که بصورت کردی برآمد چون
 مقداری دیگر پیش آمد بصورت اعرابی برآمد چون نزدیک تر شد بصورت یکی از فقها
 ظاهر شد چون بقاضی رسید گفت ای قاضی کدام قضیب البان شما می بری می
 ای کسی قاضی از انکار توبه کرد و مرید شد پیش شیخ عبد الله گفتند که قضیب البان
 نمازی گذارد گفت گویند که همیشه سرش در خانه کعبه سجود است و هم در فحاشات
 در فحاشات آورده است که بعد از نماز جمعه طواف می کردم شخصی دیدم که طواف میکند
 که وی کسی را مراحمیت نمی کرد و نه کسی وی را بیان دو کس در می آید که ایشان را از جم
 جدا نمی کرد و انتم که روحی است که بخند شده سر راه وی نگاه داشتیم و بروی سلام کردم
 جواب من باز داد با وی همراهی کردم و میان ما سخنان واقع شده دانستم

که احمدی است از وی پرسیدم که چرا از روزنه ای هفت روز شنبه کسب شخصیت کی وی گفت از آن جهت که خدا تعالی روز یکشنبه ابتدای خلق عالم کرد و روز جمعه فان شد پس درین شش روز که وی در کار مایه بود من در کار وی بودم و برای حفظ نفس خود کار می نکردم چون شنبه آمد آنرا برای خود نهادم و در وی کسب مشغول بودم از برای قوت آن شش روز دیگر از وی سوال کردم که در وقت تو قطب مان که بود گفت من بودم پس مراد و اع کرد و برقت چون آنجا که می نشستم باز آمدم یکی از صحاب من گفت که مردی غریب دیدم در مکّه که می رانند و به بودم با تو در طواف سخن میکرد که بود آن دوازده گانه آمد بود قضیه را باز نفهم حاضران تعجب کردند انتی - اینچنین واقعات اولیا بسیار است و آنرا محاله نیست که در یکدک لک شود باغ شاه دوست محمد که مزار مبارک شان در باغ است و الحال آن باغ ویران است نشسته بودند و عادت شریف بود که بعد از حلت شاه دوست محمد در سال گاهی دوبار و گاهی سه بار می آمدند و زیارت مزار مبارک می کردند و چندی می نشستند و در وقت حیات شاه مغفور چون قیامین دوستی زیاده زیاده بود همچنین می آمدند و شاه مرحوم چون حال قوی و تجربه تمام داشت و پیوسته مع الحق تعالی بود محبت و دوستی بسیار بود القصه آن باغ مردی حکام جابران آمده قصد برید درختان نمودند حضرت شیخ قدس سره الاصفی بن آورد که اینها ازین درگه رند چه چون آنار شاه مرحوم بود قلب گریه میکرد مضرنی بگوید شاخ رسیده شدم درین اثنا بود که شنید قلّ فکم فقتلوا پس نهایتی اصلاح ان منع فرمود آنها چون شقاوت داشتند نهی در اذان شان اثر نکرد ان الله کایه ی القوم

شش

عجیب
و همچنین
و آنرا محاله

بریدن
گزارا
آن

و آنرا محاله

و آنرا محاله

الفاسقین بریدند حضرت شیخ رحمه الله تعالی معنوم و متاسف شد پس شنید
 الْقَاتِلُ هُوَ الْقَتُولُ از تاسف استراحت یافت و از آنجمله اینست که ملا شیخ
 کمال الدین که از خصیصن یاران میبود عزیمت لقاء مبارک نمود و در آن مسئله تناسخ خطو
 بود چنانکه کلمات ائمه مسلمین از فقها و متکلمین بطلانش بود و او را بکشف و شهود از صوفیه صافیه
 اسرار کلام شان بهم بران ناطق و عبارات بعضی از اینها و آن خلاف در خاطر آورد که از
 حضرت شیخ استفسار این مسئله باید نمود تا واضح گردد که کشف حضرت شیخ رحمه الله تعالی
 بچچ حاکم است پس آن مدتی با پوسی متعزز شد و نشست و نشست بجز نشست حضرت شیخ رحمه الله تعالی
 فرمود که یا فلان تناسخ چیست گفت تناسخ عبارتست از تعلق از روح بعد از ممات
 با جسد که در بطون نساء خلقت تمام یافته و حاصلش حیات انسان در دوز دنیا بعد
 ممات الی ما شاء الله تعالی و گاهی تناسخ بر تصرف روح در جسد غیر الی ما شاء الله تعالی
 من لجه اولمحات فرمود که خبر میدهم که تولد نیست و در شان تناسخ بنحوی دیگر خبر میدهم
 پس ظاهر وی دلالت دارد بر امکانش مکان وقوع و فتوحات شیخ امکان شنین
 حضرت شیخ ابن عربی موافق وی است و از بعض ناظران فتوحات که در علم ظاهر
 و مطالب صوفیه صافیه الاسرار کثر هم الله تعالی الی یوم القدر اید طولی دارد و بر
 فتوحات نظر کلی وارد شنیده ام که شیخ صاحب فتوحات رضی الله تعالی عنه از فقه از صوفیه
 خبر میدهم که دس مریض شد و در محالجه اهل داشت بعض یاران می گفت
 که علاج باید نمود گفت کَقَدْ اسْتَمَعْتُ اِذْ دَعَوْتُکَ پَسَیْنِ عَارِفَ بَانَ مَا کُفْتُ کَمَ
 پیش فلان متطبیب و از حال من آگاه کن علاج طلب پس رفت بجز رسیدن و
 این متطبیب مرجع خلایق بود و پس پیش می مردم گرداگرد بودند تعظیمش بر خاست

و از آنجمله
 ملا شیخ کمال الدین
 صافیه الاسرار
 بنم

صاحب فتوحات

دار

والتفات بسیار بسیار کرد و گفت این مرض را این علاج است آن یار باز آمد و بجا
 مشغول شد روز دیگر پیش متطبب رفت متطبب هرگز نشاخت و از حال علاج و مرض
 غافل در تعب شد باز آمد از شیخ از ماضی و انمود شیخ گفت پیش ازین من بودم که
 در متطبب تصرف کرده بودم و آنچنین و ارادات زیاده از حد است احاطه آن در تقریر
 و تحریر متعسر است از آنچه گفته است که در سایه درخت برگه می شنید که معلم عارف شهید
 شد مغنوم گشت مراجعت بخانه مبارک نمود بعد از این خبر شائع گشت که مولوی مرحوم
 جامع علوم دینی و عقاید عارف معارف یقینیه محوای اسرار و حوی بنوی علیه السلام علی
 که مولوی شیخ قطب الدین الدین فقیر کاتب جروفت شهید شد و ملاقاتی برت حل علا
 گشت و حاصل شنیدم در بنده از احوال و ارادات منام و الهامات از جهت
 ارواح اولیای طاهره و این هم حدی ندارد و فلا جرم آنچه ذهن بند کز آن فاکند در
 تحریری آید از آنچه گفته است که در ملک کهن بود ظاهر در عالم نو کوی پیش در پیش می آمد
 چون از اخلاق مرضیه توضع به درویشان و خلط پابل لباس صوفیه صافیه نثریم
 الله تعالی داشت ازین راه بآن درویش نقای بسیار داشت و دی در تبدیل جواد
 هارنی داشت روزی گفت که حکمای یونان چنین کمال داشتند که مس از میکردند و
 دیگر عجاایان در ذکر آورد حضرت شیخ رحمه الله تعالی گفت در امت مرحومه هم مردم
 بسیارند که کشف حقائق کردند این تبدیل جواد چندان نزدیک نها کاز نیست چه خبر
 التفات میشود این بگوشت چیزی دیگر نیست درویش گفت یکی شاه هستند شیخ شما
 حضرت میر سید عبدالصمد رحمه الله تعالی هست وی ازین امثال چیزی می داشت

و از آنچه
 شنید
 و مراجعت
 بعد از چندی
 بنوی علیه السلام
 الصلوٰۃ والسلام
 انحراف

و از آنچه
 شنید
 و مراجعت
 بعد از چندی
 بنوی علیه السلام
 الصلوٰۃ والسلام
 انحراف

و از آنچه
 شنید
 و مراجعت
 بعد از چندی
 بنوی علیه السلام
 الصلوٰۃ والسلام
 انحراف

و از آنچه
 شنید
 و مراجعت
 بعد از چندی
 بنوی علیه السلام
 الصلوٰۃ والسلام
 انحراف

و از آنچه
 شنید
 و مراجعت
 بعد از چندی
 بنوی علیه السلام
 الصلوٰۃ والسلام
 انحراف

که این

عبدالصمد
عبدالصمد
علیه الرحمة

متوجّب شد
و از آنجمله

که در این

سفر
دو

و از آنجمله

کلان را

حضرت شیخ قدس سره الاصفی فرموده و چه چیز است برین شایسته نگنم درویش گفت اگر
تو داشتی باشد فلان گیاه بیاید گفت مرخندان کانیت می آرم و بسوی صحرا رفت
متوجّب بجانب میر سید عبدالصمد رحمه الصمد شد صورت حضرت میر سید عبدالصمد علیه
الرحمة نمودار شد و فرمود آن گیاه مطلوب نیست حضرت شیخ قدس سره الاصفی چندان
بر کند و آورد آن درویش متعجب که ایشان نه نام گیاه شنیدند و نه دیدند از کجایا قند
و نه دریافت که علیم خبر بوی تعلیم نماید و از آنجمله آن نیست که آن درویش از حضرت
شیخ قدس سره الاصفی اخفای حال خود می کرد هر چند که حضرت شیخ رحمه الله تعالی
هرگز متوجّب بصناعت وی نبود لیکن چون از آنجا که از خواص بل کیمیا اخفای حلی
حافظ بجانب من بحکم الاختفاء و من لایجب نیکر و دو فرق میان فریقین ناکر و بحکم
خود مشغوف بود روزی گفت که شما استخاره کنید و دریابید که این صناعت نصیب
هست یا نیست شیخ رحمه الله تعالی فرمود ما را با این التفات نیست بعد از آن در
ملکوتیه که منع تطلّ حواس ظاهری است می دید که بحاجت انسانی رفته از اطراف
جوانب ی قاذورات منفوره طیان هویدا است و وی مُغرق در نجاست است و حضرت
شیخ قدس سره الاصفی در سرانجام تطهیر و تمی که ازین جلسه به خواست بادرویش گفت که
ما را حظی ازین نیست هویدا است که اشتغال باین صناعت تضییع وقت که نتیجه
و طمع و نیای ذمیه است و صورتش قاذورات است و نجاست و تمایل ازین
جنس تبرّی باید پس تبرّی نمود هر چند بخاطر ذهن مبارک هرگز نبود از آنجا که گفته
خطر وی که زینهار شائبه میل طبع نبود راه یافت آن صورت رونمود و از آنجمله آن
که روزی بخوابید که خانه برادر کلان تصفیه می نمایند و جاروب سید همنه چنان پیدا

رو بفرار آورد و بر حنی ازان ملاقات با پیغمبری علیه السلام کردند و از آنجمله نیست
 که حضرت شیخ قدس سره الاصفی و دهانا بقسطه الاوفی در حالت قطل عواس ظاهر
 جای رفیع دید و در آنجا حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه درود و قرآن
 مجید مشغول است بعد چندی بهمین قصر را پیشخصه گفت که تو بیاتان را بخار و می
 فی آنجا توقف نمود آن شخص گفت که در آنجا جانی پاک حضرت رسالت پناست صلی الله علیه
 و علی آله و سلم بعد ازان رفت بقای نخست حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله عنه متعزیز
 شد حضرت امیر المومنین علیه رحمه الرحمن یا کسی از حضار مجلس پاک می گفت که علی مرتضی
 در فلان جاست متوجربان شد در همین اثنا حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله تعالی
 وجهه بوس ملاقی شد در کنار خود گرفت و بقوت در سینه مبارک چسپانید و فرمود که شیم
 ما را که منع کرده بود حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه فرمود که من منع کرده ام تو
 از آنجمله نیست که حضرت ابی اهریره را رضی الله تعالی عنه دید که بر آریکه ارشاد داشته
 و بیرون عدم بنویسار شاد مینماید و از آنجمله نیست که امیر المومنین معاویه را دید در سکوت
 و سرنگون و از آنجمله نیست که در هنگام نوکری سلاح بندی در جانی خسپیده بود
 مردم دیگر که از او صنایع پسندیده و در بودند بزرگه گفتند که باوی بخسپیدی حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی می بیند که ماده سنگ خوابگاه است بجز داین و بیار خاست دید
 که زنگه است ناخوش شد بوی زجر نمود از آنجمله نیست که در هنگام سلاح بندی
 میل بزنی خوب و در حسن صورت داشت حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی الله
 تعالی عنه بوی نموده ارشد و انگشت بدندان گرفت و آثار ناخوشی از چپین می لایح
 چون بجالت صحو آمد آنجا را گذاشت عادت شریف بود که در هر جا که خلل می دریا

از آنجمله نیست که حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله عنه درود و قرآن مجید مشغول است بعد چندی بهمین قصر را پیشخصه گفت که تو بیاتان را بخار و می فی آنجا توقف نمود آن شخص گفت که در آنجا جانی پاک حضرت رسالت پناست صلی الله علیه و علی آله و سلم بعد ازان رفت بقای نخست حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله عنه متعزیز شد حضرت امیر المومنین علیه رحمه الرحمن یا کسی از حضار مجلس پاک می گفت که علی مرتضی در فلان جاست متوجربان شد در همین اثنا حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله تعالی وجهه بوس ملاقی شد در کنار خود گرفت و بقوت در سینه مبارک چسپانید و فرمود که شیم ما را که منع کرده بود حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه فرمود که من منع کرده ام تو از آنجمله نیست که حضرت ابی اهریره را رضی الله تعالی عنه دید که بر آریکه ارشاد داشته و بیرون عدم بنویسار شاد مینماید و از آنجمله نیست که امیر المومنین معاویه را دید در سکوت و سرنگون و از آنجمله نیست که در هنگام نوکری سلاح بندی در جانی خسپیده بود مردم دیگر که از او صنایع پسندیده و در بودند بزرگه گفتند که باوی بخسپیدی حضرت شیخ قدس سره الاصفی می بیند که ماده سنگ خوابگاه است بجز داین و بیار خاست دید که زنگه است ناخوش شد بوی زجر نمود از آنجمله نیست که در هنگام سلاح بندی میل بزنی خوب و در حسن صورت داشت حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه بوی نموده ارشد و انگشت بدندان گرفت و آثار ناخوشی از چپین می لایح چون بجالت صحو آمد آنجا را گذاشت عادت شریف بود که در هر جا که خلل می دریا

آنجا را می گذاشت علی الخصوص وقتی که از جناب قدس میاے می یافت از محله
 که در بلده بهر مریج به بهائے هندی و حیم فارسی بهر نقلے در ویشی متوجه شد باقتضائے
 عادت شریفه که سیرلابدی کرد و بهر اهل لباس ملاقات می کرد و اگر کلمه خیر و دلپسند
 می شنید بسیار بسیار خوشی و ذمیریت خاطر می شد و اکثری آن کلمه را بر زبان رانده
 بهتر از خوشها میگرد و گویا سکر شراب ظهور روینمود چون بمکان درویش رسید
 درویش گفت بیا الله و آن درویش همه چیز را الله می گفت شیخ قدس سره الاصفی پیش
 وی رفت و نشست درویش گفت ملامت از الله انداز یعنی زین از اسب جدا کن
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی اسب را باند کرده گذاشت تا بعلت مشغول باشد
 اسب گياه خور و در جست و آمد درویش گفت که الله الله خور و در سرکشی و جند
 را خواهد و گفت با شیخ قدس سره الاصفی که تو هم بگو که همه الله حضرت شیخ فرمود
 که بمن این حال نیست درویش زبان خود را بدعای بد آورد حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی فرمود که بیکت حضرت عوث اعظم رضی الله تعالی عنه چیزے نخواهد شد
 درویش در سکون شد بعد از آن بحضرت شیخ قدس سره الاصفی عطاوت آورد و بسیار بسیار
 مهربان شد و بتواضع طعام و غیره و آورد و حضرت شیخ قدس سره الاصفی چندے
 در صحبت آن درویش ماند درویش گفت ایام من بآخر رسیدند ازین عالم از حال
 می نمایم بشما خبر خواهم کرد در هر جا که باشید حضرت قدس سره الاصفی از درویش جدا
 بعد چند روز آن درویش را در جلسه ملکه تیه دید که مسرت از جبین وی لالچ است در همان
 می بیند که سروی در دست وی است حضرت شیخ قدس سره الاصفی متالم شد و غم
 گشت بعد از آن مردم از بهر مریج آمدند نشان دادند که فلان درویش را مردم بدعوی

گفت که
برانداز

و جبین

شیخ

حضرت شیخ قدس سره

حق الله گشتند و بخوار الله تعالی پیوست و حضرت شیخ قدس سره الاصفی قوت درویشی را از ایشان میگردوی گفت که بعد موت قوت چنین داشت و از آنجمله آنست که روزی محمود شهید علیه الرحمة را در معامله روحانیه دید که میگوید که بئین اینها را که چه کردند اشارت بسوی مردم دینی که قریب مزار مبارک و بیست و مزار مبارک بسمت غرب مائل بجنوب از حضرت بانسا و کرده خواهد بود حضرت شیخ قدس سره الاصفی سوار شده متوجه مزار مبارک می شد عادت شریف بود که در اکثری از اوقات در آنجا میرفت و می نشست و حالات پسندیده که در خلوات شیوخ سابق را روی نمود و هویدا شدن گرفت القصه بقریب راضی که بجا مزار بود و رسید در آنجا می بیند که مردم ده از حدود خود با متجاوز شده قدری از زمین متعلق بمزار در کشت خود آوردند آنها را طلبید و منع نموده آنها تندم شدند و گذاشتند و از آنجمله آنست که بسیر کوستان متوجه شد در آشنای راه آوازی شنید که من قمر شهید ام شاهان من باشید بعد از آن ببلده گهر بنسا بضم کهاف هندی این حرفی است که اهل هند کاف را باها امتزاج ساخته کحرف کرده میخوانند و فتح را و سکون با با غنه نون و در آخر الف بعد سین محله متوجه شد در آنجا اثر نیافت بعد از آن در جائی دیگر قریبی دریافت و زیارت کرد و مردم همراه را گذاشت و بکوستان رفت چند روز در سیر مشغول بود و در آنجا آشنای آدم لایح نبود چون ولوله عشق مرتبه کمال بود از غنای ترسناک باک نکر دیدن آشنای صورت حضرت جعفر صادق علیه السلام را نمود و فرمود که حاله مراجعت نمایم مراجعت کرد و یاران را همراه گرفته بخانه آمد و از آنجمله آنست که از فضیله سہالی بخبر متوجه یا بعکس قریه مسولی بمزار

و از آنجمله

دینی بنظر

و از آنجمله

حضرت جعفر صادق

و از آنجمله

شیخ کالی علیه الرحمة رسید و آن مزار از حضرت بانسا بجانب غرب یک کرده است از
 مزار آوازی برآمد و شنید که از توکاری نه نیک بظهور خواهد آمد چون بخانه مبارک
 رسید یک شبی مردم آنجا که از راه حسد سوء مزاج داشتند و از برادر خود حضرت شیخ
 قدس سره الاصفی صلیتی بظهور پیوسته بودند که آن مردم ناراضی بآن بودند بخانه مبارک
 درآمدند و حضرت شیخ قدس سره الاصفی در مراقبه و شمشیر کشیده بودند و بانام مبارک
 رسانند حضرت شیخ خبردار شد شمشیری در پیش بود بدست آورد و در آن شخص کشید
 و دستش از بند جدا شد پس پاشد و گریخت حضرت شیخ قدس سره الاصفی بسلامت
 بردانگی زخم مست رسید بر وی به شد حال آن مردم همه معتقد خالص اند و دل
 جان در محبت فدا دارند بعضیها عفو معیت نمودند و آن شخص که شمشیر کشیده بود بر
 خاله زاد بود از خود از فرزندان مخلص فدا است و و داد کلی دارد بدو آنکه بی استیذان
 علی الخصوص بشب بخانه و گریه داخل شدن حرام است و صاحب خانه را مانع بمان
 میرسد اگر قبول نکند پس بجای اگر شمشیر و غیره کشد پیش ازینکه رساند دفع آن لازم
 اگر دین کشته شود بروی چیزی در دنیا از کفارت و دین و قصاص نیست
 و در عقبی از ماتم بری پس چگونه راست آید قول شیخ کالی قدس سره بیاد و نیست
 که حنات عوام سننات ابرار است و از نجاست که زلات که از حضرت انبیا علیهم السلام
 و علی نبینا و علی الکریم واقع شده و تعبیر از آن نظم مثل آن شده محمول بر ترک
 اولی است پس ترک اولی در حق آنها هرگاه بچنین مشابهت نیست پس نمی آید که اقطار
 عرفا باشد که علی بحقیقه در نه انبیا باشند در حق آنها مباحات که لائق شان آنها نباشد
 بچنین مشابهت بوده باشد پس تعبیر آن به نه نیک بر جای باشد از نجاست که سلطان

باز
 خود
 تا نام
 له
 بانسا
 کشیده
 بجهت
 نوز
 مردان
 خد
 غایت
 له
 بجهت
 معلوم
 عذر
 آمدن
 مرد
 ۱۲
 باشد

عارفین ابو یزید بسطامی علیه الرحمة مسجدی رو بنماز جمعه آورد و عصار خود را در
 پائین صحن مسجد استاده نهاد و چون زمین آنجا چندان قوت ماسکه داشت آن
 بر عصار شیخ افتاد و وی را بر زمین آورد آن شیخ از نماز فارغ شده بعصار قصد
 کرد و عصار را در جای که نهاده بود نیافت از مسلك او خود برگشته گرفت ابو یزید این
 تكلف را ساینه نمود و در خاطر آورد که بسبب عصار وی این تكلف بوی پیش آمد
 شیخ ابو یزید باعتذار بجانب آن شیخ رو آورد و عند تقصیر خواست مثال این
 حکایات پایان ندارد و صاحب خصوص حکم قدس سره میفرماید در توضیح نسی که
 شفقت بر بندگان الله تعالی سزاوارتر است از قتل کردن بیک در راه حق تعالی
 حضرت داود علیه السلام و علی نبینا و آله خواست بنائ بیت المقدس را پس بنا کرد
 چند بار مکرر پس هرگاه قانع میشد از و منهدم می گشت پس شکایت کرد از او
 علیه السلام و علی نبینا و آله بسوئے حق تعالی پس حی فرستاد بسوئے حق تعالی که خا
 من که بیت مقدس باشد راست نیاید از دست کسی که غوزیری کرد و آن حضرت
 پیش ازین جالوت را بامر آهی گشته بود چنانچه حق تعالی میفرماید هَتَكَ دَاوُدُ
 جَالُوتَ پس داود علیه السلام و علی نبینا و آله گفت که آیا نبود آن کشتن در راه تو
 حق تعالی گفت آری در راه من بود و بامر من بود لیکن آن کشتگان ایام بودند بنده
 من یعنی بنده امان بودند پس هترواد و گفت ای پروردگار برگردان آن بنار از
 دشتهای که از من باشد یعنی از اولاد من باشد پس حی فرستاد حق تعالی بسوئے
 که پسر تو که سلیمان باشد و را بنما خواهد کرد و غرض ازین حکایت این است که
 مراعات این نشانسانی بهتر است و آراستن می اولی تر از زهد می و آیینی مبنی

انصارین
 بسطامی
 عصار
 تقصیر
 مثال
 حکایات
 صاحب
 خصوص
 حکم
 قدس
 سره
 میفرماید
 در توضیح
 نسی که
 شفقت
 بر بندگان
 الله تعالی
 سزاوارتر
 است از قتل
 کردن بیک
 در راه حق
 تعالی
 حضرت
 داود علیه
 السلام و
 علی نبینا
 و آله
 خواست
 بنائ بیت
 المقدس
 را پس بنا
 کرد
 چند بار
 مکرر پس
 هرگاه
 قانع
 میشد از
 و منهدم
 می گشت
 پس
 شکایت
 کرد از او
 علیه
 السلام و
 علی
 نبینا و
 آله
 بسوئے
 حق
 تعالی
 پس
 حی
 فرستاد
 بسوئے
 حق
 تعالی
 که
 خا
 من
 که
 بیت
 مقدس
 باشد
 راست
 نیاید
 از
 دست
 کسی
 که
 غوزیری
 کرد
 و
 آن
 حضرت
 پیش
 از
 این
 جالوت
 را
 بامر
 آهی
 گشته
 بود
 چنانچه
 حق
 تعالی
 میفرماید
 هَتَكَ
 دَاوُدُ
 جَالُوتَ
 پس
 داود
 علیه
 السلام
 و
 علی
 نبینا
 و
 آله
 گفت
 که
 آیا
 نبود
 آن
 کشتن
 در
 راه
 تو
 حق
 تعالی
 گفت
 آری
 در
 راه
 من
 بود
 و
 بامر
 من
 بود
 لیکن
 آن
 کشتگان
 ایام
 بودند
 بنده
 من
 یعنی
 بنده
 امان
 بودند
 پس
 هترواد
 و
 گفت
 ای
 پروردگار
 برگردان
 آن
 بنار
 از
 دشتهای
 که
 از
 من
 باشد
 یعنی
 از
 اولاد
 من
 باشد
 پس
 حی
 فرستاد
 حق
 تعالی
 بسوئے
 که
 پسر
 تو
 که
 سلیمان
 باشد
 و
 را
 بنما
 خواهد
 کرد
 و
 غرض
 از
 این
 حکایت
 این
 است
 که
 مراعات
 این
 نشانسانی
 بهتر
 است
 و
 آراستن
 می
 اولی
 تر
 از
 زهد
 می
 و
 آیینی
 مبنی

و شمن خدا تعالی را که کافر سازد حق تعالی باشد بد رسئیکه واجب گردانیده بر آنها
جزیه صلح را تا بانی مانند حق تعالی گفت **وَأَن جَعَلُوا لِكُلِّ دِينٍ مِّنْهُ**
عَلَى اللَّهِ یعنی اگر میل کنند کفار بسوی تو ای محمد بهر انقیاد صلح پس میل کن
بسوی آنها و پدید آنچه خواهند و بسیر کار خود را بحق تعالی ایامی بینی که مرا نکس که
واجب بروی قصاص بدله خون گرفتن چگونه مشروع ساخته بروی مقتول
گرفتن خون بها و یا عفو بی آنکه خون بها گیر و پس اگر اعراض نماید از خون بها و عفو پس
درین هنگام مکشد کشته را ایامی بینی حق تعالی را که وقتیکه خویشان مقتول بیشتر
باشند پس یکی از آنها را رضی بخونها شد یا گذاشت قصاص او دیگر خویشان و
نیخواهند مگر قصاص و کشتن کشته به چه طور مراعات نموده است آن رضی
بخونها و یا عفو را و هیچ می دهد و می را بر دیگران که قصاص بخونها پس کشته
نمیشود آن کشته بلکه بخونها قصاص مبدل میشود و ایامی بینی حق تعالی را که فرمود
جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا یعنی جزای بدی که کشتن از راه تعدی باشد بدی است
مانند وی که کشتن کشته باشد بمکافات کشتن می پس گردانید حق تعالی قصاص
را که کشتن کشته باشد بمکافات تعدی دی بدی با وجود اینکه مشروع و مباح است
در شریعت عزرا بلا شبهه پس هرخصیکه از قصاص بدله گرفتن گذشتت صلح کرد و مردود
براسته تعالی است زیرا که آن انسان که مستحق کشتن بود در صورت دیشتت ظاهر
نشده است حق تعالی باسم ظاهر خود مگر وجود بنده پس هر که مراعات کرده بنده و نگذاشت حق
دی مراعات نکرد مگر حق تعالی را و تمامه شرح و بسط در آن کتاب محکم است این مقام سدید است
آزاد افضا نیکند و اگر بسط خواهی پیش متوجه شو سوی خصوص حکم که ترجمه لسان نبوی است

صلی الله علیه و آله و سلم و از آنجمله نیست که چون دست از بند شخص جدا
وی و مردم دیگر که رفیق وی بودند جائه کثیر خواستند تا سکافات آنچه بروی واقع گشت
گیرند و کمین آید و بودند حضرت شیخ قدس سره الاصفی بیخ خطر ازین فکر ناسخ آنها
نداشت چه شجاعت بزرگمال داشت چنانچه شتمه از آثار آن بیشتر تحریر یافت و منزوی
زاویه من حیث کل علی الله فهو حسبه بود ناگاه صورت سالار احمد علیه الرحمه که
نزار مبارک شان در حضرت باناست گویند که وی از رفقای سالار سعود غازی
علیه الرحمه که در بده بزرگچ مدفون است و زیارتگاه خلایق سجدت حاضر شد و گفت
که من میراثماستم هیچ از آنها بر تو ظهور آنچه میخواهند صورت نخواهد گرفت جائه کثیر از آنها
در حضرت بانا جانی قریب تر از خانه مبارک حضرت شیخ قدس سره الاصفی جمع شدند
در شب تاریک مردم قریب مبارک که در خواب و حضرت شیخ قدس سره الاصفی عبادت
قدیم باریب خود بود و آداب یقین ندارم که اندرین اثنا صورت حضرت بزرگوار میرسد
عبدالصمد رحمة الله علیه و علی اسلافه و باریک الله فی اخلافه بویا شد و گفت بحجت
خاطر باش چیزی از مخطور آنها نخواهد شد کن مکنون است بعضی آنجمله در شجاعت از
انباء اجناس انگشت نماد بودند چنانچه ثانی آنها را مردم نشان میدهند در خلق شجاء
با وجود این شجاعت هر چند خواستند که بخانه در آیند و بدیوایا که در قامت قصیر بودند
عبور نموده بخانه نمایند مقتضای لطف قادر مطلق که طویل است اقدام آنها پس اقامت
و در اقامت در جلا و او خود از آن ماندند تا شب آخر رسید شرمند شده راه
خانه خود را گرفتند و در خود متفکر بودند که چه حال است که از ماجرائی نشد با وجود آنکه حضرت
شیخ قدس سره الاصفی در خانه تنها بود و در حقیقت با تنها بود که مطرح انوار عنایت ربانی

بودند که با کسی نبود و الا باری خود درین نکته است هوش در اندیشه عرفا هر چه زیاده
مشاهده نمایند تجلی حق تعالی با اسم ظاهری و در شرف و در بعد از آن بعضی آن جماعه
ملاتی شدند سرنگون شد علم اینچنین احوالات پایان ندارد ازین باز کرد و چون حرام و
صل چهارم در بندی از کرامات و خرق عادات که متضمن بعضی تاثیرات بر صحت
از اجماع نیست که حضرت شیخ قدس سره الاصفی بر کناره آب نهر که کلیانی نام دارد
در زیر درخت برگرد که آن درخت مخصوص به بقعه هند است بیابان موحده و در آن همه
ساکن و فتح کاف فارسی و در آن خرد و آل محله ساکن بسیار سایه دار و کثیر الاغصا
و عریض الاوراق است و عمر طبیعی آن در حد زیاده نشسته بود و عادت شریف بود
که در زیر آن درخت در اکثر اوقات با حق تعالی اطمینان داشت احوال طاری شد
که نطق تحریر قاصر است از استیفاء شمه از ان القصه در نواحی آن درخت یک
میش مرده افتاده بخاطر مبارک گذشت که برین نظری باید افکند پس نظر التفات بآیات
وی افکند فی الفور زنده شد باز حضرت شیخ قدس سره الاصفی بجانب گریه متوجه شد
التفات را گدازد بآل سابق خود آن گاه پیش مراجعت نمود و بجهتین طور بود
احیا حضرت عیسی علیه السلام و علی نبی و آله الطاهرين پس ی بر قدم وی بود و
علم بحال عاقلان و ناقصان را بحال مژدن در تعیین مقام اولیاء الله الذین
لا خوف علیهم و لا هم یخزون بکدام وجه باشد از اجماع نیست که حضرت شیخ قدس
الاصفی در زیر درخت بانیاز و احوال حمیده در جناب حق تعالی بود ناگاه مروی سوار

از اینک برای مدتی معلوم و معلوم تر بود استغای احمای وضع و انانجام

الاست
الموسم

0412

از این جماعه

50

عمر

2415

وخرق عاوان

١٠٩

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

میں نے اسے

ذہن یاوری

کتابخانه

نیو نیوز

از انچه

1

۱۰۰

دینار

45

ف

پیش اور بر خدام

وہی ہے

1911

...

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

10

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

بانه

معلق

ازین

بچند کس که مرکب همه معائب بود و ظلم و سرقه کبرئی که عبارت از وی در کلام مجید
 بحاریه با الله و رسول صلی الله علیه و آله و سلم واقع است از وی پوید و بود و گویا که جلات
 وی برین شفیعه بود و پیداشد نظر حضرت شیخ قدس سره الاصفی بروی قاضی محمد تقی
 نظر بروی آوازها لقب غیبی رسید که نظر بروی مقلین حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 اتمثال مرآه و چشم پوشید و حال آن مرد متغیر گشت از آن پس بین آمد و همه چیز که با خود داشت
 گذاشت و مجاور درگاه علیه شد و طلب حق و نفس مستولی گشت و از هر چار و صبا
 بهما بقیه که داشت متبری گویا قلب حقیقت شد بعد از آن حضرت شیخ قدس سره الا
 در ذکر مشغول ساخت و بذکر جهر و خفی تمامه شب و روز مشغول می بود و احوال پیدا
 کرد که لا عین سر آفت و لا اذن سمعت از آن جمله نیست که آوازها لقب غیبی شنید
 و از آن روح طاهره مجاورت داشت و ذکر حصی می شنید روزی گفت که عجیب
 از مردم که نمی شنوند این سنگیزه زبان بلند می گویند مضمون لا موجود الا الله در
 نشسته بود گفت که این نعمت عظمی از نعمت و کسب نیست حال حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی تاثیر آورده است بجنب حضرت شیخ قدس سره بعضی رساند که این
 چنین جوهر را در رشته قلیل اما سکه نباید سفت اسرار الهی را پوید و میباید حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی چیزی نفروند القصه بعد از آن که چون می منزوی و ایام
 طلب حق بود و از همه لذائذ دنیا و مخرجات وی گذشته بر عیال می جهات
 تفقه به تنگی رو آورد و چندی از حرام و حلال کسب به بواج عیال میر و او وی از
 اکتساب تحرات و رزیده و از اشتغال تحصیل سباب معاش متقاعد گشته ازین
 سبب به از نسا از متعلقان وی بخانه حضرت قدس سره الاصفی و بهر آن بقسطه

الا و فی آنکه خود را خاتم خود را پسر ختم نابر زبان می رانند و بجناب پاک حضرت
 رحمة الله تعالی بی ادبانه لام و کاف میزنند چه مردم بسیار ناقص عقل الدین سواد شنیده
 حرص شیره بلند اند دنیاوی چیزی دیگر مخطور در افواهان کاسه آنها گشته و بلاها که در زمان
 سابق رسیده چنانچه آنحضرت قارون و ابلاک قوم لوط و شهادت حضرت زکریا و یحیی
 علیهما السلام و علی نبینا و آله و محمدی حضرت یونس علیه السلام و علی نبینا و علی آله اطهارین
 و حادثه حاکمه حضرت امام الایدین حضرت امام حسن امام حسین رضی الله تعالی عنهما و غیره
 نساب و القصه آن زنهائش حضرت قدس سره الاصفی رسید فق اللفظ و المعنی زبانها
 در از سخنها می تالان رانند و عنما میگز ساختند و گفتند که نفقه و کسوف از شما بند شد شما چه
 کردند با جمله خیر یا گفتند که در تفصیل آن کلفت شست بچین حضرت شیخ قدس سره الا
 ناخوشی پیدا شد ازین راه گفت که من می وی را این بخشیده بودم کسیکه بخشید بود ستور
 گردانید همان زبان آوردن همان تعلیل حالش چنانچه بود شد بلا افتادست چون در خود
 نگاه کرد خود را حیوان یافت غمگین شدن گرفت و خود را خواست که هلاک کند ازین راه
 درست گرفت خواست که خود را فح کند مردم گرفتند باز داشتند زخم جلود رساند لیکن
 بسبب اجمت مردم ساری نشد بجناب پاک حضرت قدس سره الاصفی ناالشها کرد و قصد
 هلاک نمود و حضرت شیخ قدس سره الاصفی متوجه بوی نشدند چندی در غم ماندند و در فتنه گای
 طبع جرج مطالب باقیه که موثری بود در گذشته و تفریح باز آمدن مطلوب از مکان فتر و یاس
 کلی شد بدستور قدیم بکار خود مشغول شد اینقدر باقی ماند که از قطع طریق گرفتار
 مردم و ظلم بر خلق بوضع نامشایسته سابق انحراف داشت و بصلو و صوم غایب التیام
 داشت و عقیدت بجناب پاک حضرت قدس سره الاصفی داشت و از آنجمله است

این سخن
 از زبان
 شیخ قدس
 سره الاصفی
 است
 در کتاب
 مناقب
 حضرت
 زکریا
 و یحیی
 علیهما
 السلام
 و در کتاب
 مناقب
 حضرت
 یونس
 علیه
 السلام
 و در کتاب
 مناقب
 حضرت
 علی نبینا
 و آله
 و محمدی
 حضرت
 یونس
 علیه
 السلام
 و در کتاب
 مناقب
 حضرت
 امام حسن
 امام حسین
 رضی الله
 تعالی
 عنهما
 و غیره
 نساب و
 القصه
 آن
 زنهائش
 حضرت
 قدس سره
 الاصفی
 رسید
 فق
 اللفظ و
 المعنی
 زبانها
 در از
 سخنها
 می تالان
 رانند
 و عنما
 میگز
 ساختند
 و گفتند
 که نفقه
 و کسوف
 از شما
 بند شد
 شما چه
 کردند
 با جمله
 خیر یا
 گفتند
 که در
 تفصیل
 آن کلفت
 شست
 بچین
 حضرت
 شیخ قدس
 سره الا
 ناخوشی
 پیدا شد
 ازین راه
 گفت که
 من می وی
 را این
 بخشیده
 بودم
 کسیکه
 بخشید
 بود ستور
 گردانید
 همان زبان
 آوردن
 همان
 تعلیل
 حالش
 چنانچه
 بود شد
 بلا افتادست
 چون در
 خود
 نگاه کرد
 خود را
 حیوان
 یافت
 غمگین
 شدن
 گرفت
 و خود را
 خواست
 که هلاک
 کند ازین
 راه
 درست
 گرفت
 خواست
 که خود را
 فح کند
 مردم
 گرفتند
 باز داشتند
 زخم
 جلود
 رساند
 لیکن
 بسبب
 اجمت
 مردم
 ساری
 نشد
 بجناب
 پاک
 حضرت
 قدس سره
 الاصفی
 ناالشها
 کرد و
 قصد
 هلاک
 نمود
 و حضرت
 شیخ قدس
 سره الاصفی
 متوجه
 بوی
 نشدند
 چندی
 در غم
 ماندند
 و در
 فتنه
 گای
 طبع
 جرج
 مطالب
 باقیه
 که موثری
 بود در
 گذشته
 و تفریح
 باز آمدن
 مطلوب
 از مکان
 فتر و
 یاس
 کلی
 شد
 بدستور
 قدیم
 بکار
 خود
 مشغول
 شد
 اینقدر
 باقی
 ماند که
 از قطع
 طریق
 گرفتار
 مردم
 و ظلم
 بر خلق
 بوضع
 نامشایسته
 سابق
 انحراف
 داشت
 و بصلو
 و صوم
 غایب
 التیام
 داشت
 و عقیدت
 بجناب
 پاک
 حضرت
 قدس سره
 الاصفی
 داشت
 و از آن
 جمله
 است

که محمد اسحاق نامی از قوم افغان در بلده شاه جهانپور در خانه خود حضرت قدس
 سره الاصفی را بچشم باطن دیده و ظاهر آثار توجیهات دریافته و بی حضرت قدس
 سره الاصفی را ندیده بودم دیگر از حلیه مبارک نشان او گفتند این حلیه مبارک حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی است وی متوجه سمیت بانسان شد بعبیه بوسی مشرف شد و خوا
 بیعت نمود حضرت قدس سره الاصفی گفت بیعت خواهی کرد حالا بگری مشغول
 شوی را در مسجد برو و تلقین ذکر نمود بجز و تلقین یا قتل آواز یافت شنید بعد دو سه روز
 در تزیید شد هر روز ترقی در ترقی روزی پیش حضرت قدس سره الاصفی مطربان بقایمی
 می گفتند و حضرت قدس سره الاصفی در حال حسن نبود بنده در گاه از محمد اسحاق گفت
 میل بسرو داری و می در مسجد نشسته گفت خبر میدهد که حضرت را میرسد می کل و چو
 ترانی رسد تو ناقص هستی بدانکه در ستاع سرود اختلاف فقهاست بلکه امام شافعی و
 الایمه حنفی از فقهای حنفیه و شیخ ابوریسبط امی شیخ ابن عربی رضوان الله تعالی علیهم
 قائل محل اند و تفصیلش در موضع وی است و گاه باشد که مباح بعارضی ممنوع میشود چنانچه
 مباح آنکس را که حاجب را ذکر آتی باشد چنانچه از فقه و کس و سکنه عاجز باشد پس
 بعد مباح در کسب آنها مشغول پس آن خلوات از دست رفت همچنین سر و دست که هر چند
 مباح است چنانچه اکثر از علمای بوی رفته چون اشعار سرود علی الخصوص اشعار بیهوده
 برضایین عشق مجازی که متعلق به نسا و امارد است و آنها نگذاشته اند و بی تمسک از جناب
 الهی باشد می باشد پس همچنین سر و امثال همچنین مردم را مباح نباشد ازین اده محمد اسحاق
 بخطاب لایق مخاطب شد روزی در مجلس حضرت قدس سره الاصفی حاضر بودم ذکر
 سرعت محمد اسحاق و تاثیر بود و گفت اگر در آنوقت التفات به رخت انبلی که تر بندری

حضرت محمد اسحاق خان
 حضرت شیخ قدس سره
 بانسه
 بود روزی
 پیش حضرت
 شیخ قدس
 حضرت شیخ
 قدس سره
 الوجود است
 و ترا
 مشغول
 باشد پس
 که بعد
 گفت اگر
 در آنوقت

در دهه اول قمری

در دهه اول قمری

اهل فرس و خنره می نامند میگردم وی هم متاثر می شد و تاثیرات حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی بر صحاب خودش زیاده زیاده بود تفصیلش خالی از عسر نیست و از انجمله
 آنست که شخصی در ملک کهن در کسب سباب معاش دنیاوی پریشان احوال بود و قتی
 در انجمن بود که صورت حضرت شیخ قدس سره وی را نمودار شد و لایه لایه وی کرد و روزی
 همچنین چون این معامله در حالت یقظه بود تفاوت در معامله حساس یقظه نگردانست
 خودش نزول فرمودند و می را علم هم شد که حضرت شیخ اند قدس سره و گاهی ندیده بود
 بعد از آن مرفه حال شد و اسباب دنیاوی زیاده زیاده از کفایت شد چون مراجعت
 از ملک کن باین سمت نمود و بطن خودش که قصیه ملاوه ست قاضی شده آمد و خصیت
 توقف رانداشت و آمد بشرف بیعت مشرف شد از بعض یاران شنیدم که حضرت شیخ
 قدس سره الاصفی متوجه بصر شد چنانچه عادت شریفه بود که در اکثری از اوقات علی الصبح
 بر اسب سوار شده بجانجی از بیابان و میشاد سواحل جو با متوجه می شد اگر مرکب میخواست
 میرفت بصاحبزاده و الاسید غلام دوست و فقه الله تعالی لما بحبه یعنی دور نه لما وفق
 ولیه قدس سره الاصفی گفت که اگر شخصی بیاید وی را نشانی تو وضع کنی من با گشته
 می رسم مشرو و خاطر نشود باز متوجه بصر شد بعد چند ساعات آنعرز آمد و منتظر رسید حضرت شیخ
 قدس سره الاصفی نشست بعد از آن حضرت شیخ قدس سره الاصفی مراجعت نمود و بیعت
 ویرا پذیرائی آورد و روزی در محله حضرت شیخ قدس سره الاصفی نشسته بودم ذکر احوال صلاح
 و خیر بود اندرین اثنا گفت که بخطاب من لا یسع مخالفه مخاطبم که فلان ولی ازین عالم در
 ملک کهن رحلت کرد بنهائی روز قتم مردم را دیدم که از دفن خارج شدند بر رانما گذاردم و مرا
 نمودم در انشای او در قصبه ملکا که در دکن است آن شخص متلاقی شدم و سبب رسیدن در

و از انجمله
 دکن

دیگر

ملاوه

عادت شریفه بود

چون

غلام دوست

گفت که بخطاب من لا یسع مخالفه

و بنماز وی
 زود رفتیم

و از آنکه

و حضار
در وقت

بیرون

رحمة الله عليه

که می بینی

که چه

یافته

آن

آن

نکر دید

آن

آن

آن

آن

آن

آن

آن

آن

آن

آن

آن

آن

آن

آن

حالت دفن آن بود که بمجرّد سماع خطاب بجاری توجّه بکن امر نشد فی الجمله کفایت و از آنکه
انگشت که بعضی یاران را در معامله دید یاد اندازم که در نقطه بود و یاد تو هم و لیکن نوب
و نقطه وی مسادی ست چه در حالت نقطه پیوسته اخصار اموات و غیب حضار و حاض
داشت بالغات و بی التفات هرگز مومن توجّه و مراقبه محتاج نبود که در کل فراموش و ناخیا
رسید که تا چندی فوراً در وقت من فقط روشن ماند اندرین وقت حضرت سید عبدالصمد رحمه الله تعالی
و بارک الله فی اخلاقه نمودار شد و گفت که نمی بینی که این چه کرد حضرت شیخ قدس سره الاصفی
میگفت که در دل دیشتم که این یار خلاص از در طه یا ثمان دست زد ام بعد از آن دید که سگها
خوش لباس و زنجیر بازی در دشت رنده و سرنگون بعد از آن یار خلاص یافت متنب
آن بود که وی قاضی شده بود و حضرت شیخ قدس سره الاصفی بسیار بسیار ناخوشی از
قضات زمان ثبت بعد از آن یار بحضرت شیخ قدس سره الاصفی متکلفی شد و گفت که من
باین بلا مبتلا بودم ما را خلاص نکردند قاهر حضرت بفرمود که خلاص از سنجاب بود بخود
خود نبود هر چند بطاهر دست گرفته نکشیدم و در وقت میگفت که از توجّه من خلاص یافت باز
حضرت شیخ قدس سره الاصفی از آن یار پرسید آن سگها کدام بود آن یار گفت الله دنیا
جیفة و طالبها کلاب پس حضرت شیخ گفت که بهر چه بقضای رضی شد بد گفت من
اخراج نمودم و هرگز قاضی نخواهم شد بعد از آن تا آخر عمر قاضی نشد حضرت شیخ قدس
سره الاصفی میگفت که آن سگها قضات بودند و از آنکه انگشت که حضرت شیخ قدس سره الا
چیز از دعوات اسما بر امور دنیاوی یا دینی هرگز نمی دانست و ندانست مگر حدیثی

کلمه یعنی حسن
شیخ عبدالصمد
انصاری خفای قادی
سیدان فقه من المثلث
از زانی
السلام علیکم و علی آله
و سلم
پس حضرت شیخ
قدس سره الاصفی
فرمود که
خلاص از سنجاب
بود بخود
خود نبود
هر چند
بطاهر
دست
گرفته
نکشیدم
و در وقت
میگفت
که از
توجّه
من
خلاص
یافت
باز
حضرت
شیخ
قدس
سره
الاصفی
از
آن
یار
پرسید
آن
سگها
کدام
بود
آن
یار
گفت
الله
دنیا
جیفة
و
طالبها
کلاب
پس
حضرت
شیخ
گفت
که
بهر
چه
بقضای
رضی
شد
بد
گفت
من
اخراج
نمودم
و
هرگز
قاضی
نخواهم
شد
بعد
از
آن
تا
آخر
عمر
قاضی
نشدم
حضرت
شیخ
قدس
سره
الاصفی
میگفت
که
آن
سگها
قضات
بودند
و
از
آنکه
انگشت
که
حضرت
شیخ
قدس
سره
الاصفی
چیز
از
دعوات
اسما
بر
امور
دنیاوی
یا
دینی
هرگز
نمی
دانست
و
ندانست
مگر
حدیثی

که وی را کز آری کو دگر هیچ لیکن مقام وی بزرگ و سنام علیین و صدیقین سید مکارم
بدعوات و تاثیرات اسمای شد بهر آنکه تلفت بوی میشد و یا توجه تام میکرد و صورت فعلیت
میکرفت و با جمله بر خبت و رضا هر چیز را که میخواست میشد و امثال آن بوی میشمار خواهد بود
از آنجمله آنیست که زنی تشنگی آسبید جن بود و لایامی می آمد ظاهر ساختند حضرت شیخ
قدس سره الاصفی متوجه بوی شد و خادم را گفت که بچاکی وی را بزنی و بوی چند چایک
بریدن می رساند فی الفور بچالت قدیم رسید تا این زمان اثری از جن بر او ظاهر نیست و
از این سبب آنیست که آن یار که حادثه قضا داشت گفت که عسرت از حد گذشته چیزی را
حضرت شیخ نمیگویم شد باینی که رسیدی را تعلیم نمودی چند بار خواند و بسیار شد تا این بان
مرفعت حضرت قدس سره الاصفی در اکثر اوقات میگفت که عجبت است از آن یار
که این چنین حال را مشاهده نمود و طلب سباب معاش از وی گرفت لیکن بدانکه آن یار هر چه
متدبث با فزونی اسباب معاش که عبارت از زر و مال است و اسبابی مثل تلک را رضی
مخرج غلات بود لیکن احیای شب دارد و بذر که مشغول میباشد مناسبت با روح دارد و
مقتدر توحید و غیره نمود و از آنجمله آنیست که عالم جن سحر دوی بود و بی تسخیر صورت جن حاضر
میشد اگر دوی را میگفت که شخصی را که از او میدوی بگذارد میگذاشت لیکن حضرت شیخ قدس
سره الاصفی متوجه بگذارد نداشت نیشد مگر احیاناً بوی مرضی و دست طلبید و سودا ذکر و
چیز دیگر دوست نداشت ازین قبیل حادثه عجیبه غریبه است که شخصی از عصبانیت این نام

۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲

۴. سوره بقره آیه ۱۷۰: وَ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا يَفْعَلُ الْفَاسِقُونَ

این جواهر در سبک تحریر و از نسخه قطعی که شرح شمسیه باشد تا او این شرح موافقت سماع و
 قاری این ناظم بود و اولیاء وی عزم منا که وی کردند در قصبه خرو که در نواحی بهرامچ
 خطبه وی کردند بعد از آن بنا کحت متوجه بان قصبه شد مردم کثیر همراه شدند چنانچه عادت
 اهل هندست در آشنای راه مریض شدنی سبب ظاهر هر چه بان قصبه سید مردم وی را سوار
 کردند بر اسب چنانچه عادت هندست که مناجح را سوار بر اسب کرانده میزند بی سبب بلزشت
 اسب قتل و مردم متعجب شدند وی میگفت که گویا کسی از اسب فرود آورد و القصد مناجحت
 کرد و مرا جحت بخانه نمود که از آن قصبه چهارده و یا پانزده کرده مسافت دارد و این
 در بیماری تپ غیره و درین اثنا احتباس بول قریب شب روز تمام داشت بعد از آن
 زوجه وی را بخانه اوین فرستادند چنانچه عادت هندست که تا چند سال ز نکاح زن
 بخانه اوین می ماند و گاه گاه بخانه زوج می آید تا آنکه الفت کامل گیرد پس بعد چنده
 چون بیماری رفت و صحت کلی شد عزم آن قصبه که خسر پوره ست نمود چند صد را اجته بحباب
 حضرت قدس سره الاصفی حاضر شدند و گفت که اگر مانع کنید تا خطور رفتن بجانب آن قصبه نماید
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی بعض یاران که از عصبیات می بودند گفت که وی را منع
 کنید تا اگر این کار گردد و در نه بلای خواهد رسید چون می و اولیاء وی عقیدت بحباب
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی نداشتند امر وی را بجانب پشت نهادند و چون غریبت
 مرکوزه خاطر شدند پس مقرر کردند که فروا متوجه شود از خواب در آخر شب بیدار شدند بیدار
 ساختن چون مرکوزه خاطر عزم سیر سمیت آن قصبه بودند دانست که مردم برای سفر بیدار
 ساختن ازین راه گفت که کتاب من که فلان است همراه بگیرم کی از آن و جری آن کتابا گفت
 بومی داد بعد از آن می بیند و شکل بسیار رنگ چشم و غیره کل مردم پهلوان کرده یکی از آنها
 بیست و نه نفر از ایشان

فرود

بند
مجلسه
کنند

بیدار

برست
و جسم وی پر
که سینه

ویرا گرفت و برداشت بدگیری که گنار سقف که از گاه و چوب بود داد وی گرفت و در میان
را مسقف از گاه و چوبهای سازند و بدیوارهای نهند و مستوی بعد از اراضی خانه
بمی کنند بلکه دیوار یک جانب مرتفع میسازند و دیوار که در و در مدخل است از وی پست
مینمایند تا باران در هنگام بیکال ^{ناله} مخدر نشود و درین وقت هوش از وی رفت بعد از مردم
خانه بیدار شدند وی را نیاقتند تجسس نمودند اثری ندیدند و در سوخته خانه بسته
تا لالان گشتند چه شد و کجاست که برد و کجاست که آن چشم و چراغ من کجاست و آن میباید
کجاست و وی بعد افاق میگفت که در آنوقت از ناله چنین چنان میشنوم و هیچ قصه
خود را در لواحق قصه دیوشی که از وطن لاف وی که قصه سهای نام دارد سه کرده کلان که
موازی سه فرسنگ خواهد بود در کنار هوضی یافت و افاق آمد حیران ماند آن طری در حق
بعض این مسافت از سر اقدام بود چه دپایهای ای انار نچ سفر هویدا بود چنانچه لکها و
آنها و مردم که ازین پیدا میشد و جمع در بشرف پائها و جنبش نیز بعض مردم که در لواحق دیوشی
رونده بودند ویرا در ویدن یافتند و آن هنگام در طرفه عین یک چادر زنگین کرده آن جناب
آورده بوی دادند ظاهر رنگارنگ بود و بعد از آن از آن موضع قصه دیگر قریب آینه آیین
در آنجا رفته بخانه کسی از میمان آن قصه مانده و صاحب خانه بتواضع پیش آمد از وی حال
خود را پرسید و شب بخانه محفوظ مانده چون از خواب بیدار شد خود را در کنار آن هوض یافت که
زیاده از نیم کرده از آن قصه بود حیران شده چه کند سعی بجائے نیرسد بلکه بحال سعی نداشت
درین اثنا در افاق پست عزیمت آمدن بخانه خود نمود و بوقت شام بخانه رسید تا آنکه روز
در قطع مسافت سه کرده گذشت بسبب و خراشیدگیها و هر دو پا اندرین پیچ اثری آسیب
جن نیست پس ازین خویشان و پیش حضرت شیخ قدس سره الاصفی آمدند و التماس در

البعد

برنگال

آن

می شنیدم
و دیگر هیچ

دیوار

طی بعض

طی این

چینش

طرفه

کوه

در

نیمه

نیمه

نیمه

نیمه

نیمه

نیمه

نیمه

نیمه

له شکل انحراف برسات ۱۳ عیاش الله مخبر باطن و حاکم و مصلح و کسروال مسلم از لایزال شده ۱۴ عیاش

در آن حالت یا مثله می دیگر حال باشد نظر بر سگ افتاد حالت وی متغیر شد در
 هر وقتیکه اذان میشنید در هر حالت که می بود برخاسته و دیده بدر وازه مسجد آمده آواز
 می کرد و مؤذن چون اذان را گفت وی هم آواز خود می کرد و چون مؤذن شهادت میگفت
 وی هم آواز می کرد تا آخر اذان چون مؤذن اذان فارغ میشد وی هم از آواز گرد
 می آمد بجائی که بود میرفت همچنین سالها گذشت و از اینجا است که آن سگ را
 خاصه و عقیدت بود ازین سبب حضرت شیخ چون بغیر سیر بر می خواست وی همراه
 میشد روزی حضرت قدس سره الاصفی از اسپ فرود آمد و کلمه خود فرست کرد و نشست
 با حبیب مجاور شد اسپ در سرکشی آمد و گرخت و حضرت شیخ قدس سره الاصفی متوجه
 نشد چه از خرقات دنیا و یله التفات نداشت آن سگ وید و سدر راه اسپ شد
 آن زمان که اسپ ایستاده شد باز آمد و بجانب حضرت قدس سره الاصفی می آورد
 و اشارت بسوی جانب اسپ میکرد و بعد از آن شخصی آمد حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 بوی گفت که همراه این سگ و دجائیکه برد و آن شخص همچنان کرد و دید که اسپ آن
 لوحی هست گرفت آورد و ظاهر آن آن سگ بود حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 نگه بدین وی نمودنی تکفین و غیره اسباب موتی مردم و از آن جمله اینست که حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی در زیر درخت برگد بر کناره جوی کلیانی کلمه خود را فرست کرد و بگوید
 جوی رفت تا و ضوضا ساز و بعد فراغ وضو بر فرست خود آمد و دید که ماری سیاه که از اجت
 مارها باشد بر فضل نشسته حضرت شیخ قدس سره الاصفی گفت اگر بقصد فساد آمده
 برو تا گفت که من بهر شمع ذکر آمده و اولیاء الله تعالی را نمی گزم و مستمع ماره رفت
 و از آنجمله اینست طبیعت حضرت شیخ قدس سره الاصفی مالمی با مرقه که پر سولم نام

مذخرات
 از اسناد
 با سند
 معتمد
 علامه
 سده
 شیخ

شیخ

و عقیدت

حضرت شیخ
 قدس سره

مذخرات
 از اسناد
 با سند

معتمد
 علامه
 سده
 شیخ

و از آنجمله

مذخرات
 از اسناد
 با سند

معتمد
 علامه
 سده
 شیخ

مذخرات
 از اسناد
 با سند

داشت بشد در بلده بهر فرج اگر جای سوار شده پیشت آن محبوب را همراهی
 یافت چنانچه میدانست که وی بعین جسد خود همراه است از آنوائب زمان تشکی
 در دهر شد چنان استیلا گرفت که قرار نداشت گاهی سر را بلند می کرد و گاهی بر فرش
 می مالد کسی گفت ویرا فلان و فلان می بیند کسی نیست که در دوی و در کند حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی متوجه بوی شد و در دوی را کشید فی الحال وی صحت یافت
 و در دهر بر بارک مستولی شد و آزار بسیار شد پیش درویشی رفت و حال را ظاهر کرد
 و وی نصیحت پیش آمد چه لازم بود که بر بند و بچه انجین کردن حضرت شیخ قدس سره
 الاصفی چیزی نفروید بعد از آن درویش و روی استعمال کرد آن وجه فرو شد
 و صحت شد این بنده در گاه گمان می برد که این حلیه ملائمه است غالب نیست که
 بالتفات حضرت شیخ قدس سره الاصفی صحت است بعد از آن حضرت قدس
 سره الاصفی زیارت مرآضی تشریح که دقیقه از دقائق سنت نبویه صلوات الله تعالی علی
 صاحبها و علی آله گذاشته رفت و کیفیت همراهی آن معشوق گفت آن شیخ مرآض
 گفت اگر آن هند و بچه را شائبه از محبت الهی می بود وطن می بردم که وی بخودش
 حاضر بود و خطر شناسست که رونود اندرین اشنا حضرت میر سید عبدالصمد علیه الرحمة
 و بارک الله تعالی فی اخلافه بحضرت شیخ قدس سره الاصفی ظاهر شد و گفت محبوبا
 خود باید نگرست و خود معشوق خود باید بود در وقت معشوق را در خود اعضا می
 بر اعین اعضا خود یافت بخود این دشمنیت و سه از دل رفت بعد از آن چون
 دیر می دید در نظر حسن و زیبا نمی آمد و وی قبل ازین متوجه بجانب حضرت شیخ
 قدس سره الاصفی نمیشد حالا لیل طبع وی بجانب حضرت شیخ قدس سره الاصفی

بود

بیند

کردید

این بنده در گاه گمان

میر سید عبدالصمد علیه الرحمة

پیر و نیک

وزارت خوارزم

فاطمه الزهراء

از

موجودہ قریب اکثر بعضی بہا ضروری ہے۔ اس پر تنہا شہر اٹھنے سے یہ میلان نہ ہو سکتا کہ اگر کسی

[illegible]

سر فرو طرف
چادر بجان
پیش دود
چادر بر پشت
مقتضی بود
طرفین گرفته
اسلام
دلداد الله
بن عقل
بن تصدیق
بارج و مجر
صلوة فراه
آن باشد
از انجمله

سر و طرف چادر را گرفته کشیدند اندام مبارک حائل نشد و در اکثری از اوقات
میگفت فیض روح القدس را باز مد فرماید دیگران هم بگفتند آنچه سیاهی کردی
روزی در کناره حوضی کلان که بسیار مطبوع است در نواحی موضع ساد امور واقع است
نشسته بود و گفت این قدرت منحصر بر کسی نیست با فعل هم میشود پد انکه بعض
مردم گمان می برند که خرق عادت که از انبیا علیهم الصلوٰۃ واقع شود از ادبیا نشود
این حرف عقل زود بقبولش متجرب نمی شود چه احیای موتی از ادبیا که ریافته شد و این
غیروی با شبهه بلکه فرق این است که بر دعوی نبوت اگر صادر شود تصدیقها با محضر
ورنه که است خواه از امثال مایصد عن الانبیا علیهم الصلوٰۃ علی نبینا و آله الطاهرين
و هو الا حق بالقبول الله علم و از انجمله نیست که بیاد است بعض مریدان رفته بودند
برضی مبتلا بود که صحت از وی متوقع نبود و صاحب فراس بود چون بلباقی نخست
حضرت شیخ قدس سره الاصفی بهره مند شد و گریست و گفت بعد استفسار و تسلیم
که بهر شدت بیماری و یا خوف مرگ نمی گیرم بلکه درین اندیشه ام که در سبورت مرض که تمام
که از حضرت صاحب غفول میشود این حالت مرا گریان نماید چون حضرت شیخ قدس
سره الاصفی حال می مشاهده نمود اسم رحیم متجلی شد پس گفت که فلان دل قوی دار
و الله تعالی یار دایر بنایت الهی صحت است و مراجعت بخانه نمود پس در صحت هر وقت
بترقی بود چنانچه همون روز بخودی خود نشست و از سر بر فرد آمد و تناول کرد و برود
دویم که یا که هیچ اثری از مرض نبود و از انجمله نیست که چون پیوسته مع انی تقا
بود از محرمات طعام که وجه حرمت وی ظاهر نیست اطلاع می یافت و یا حاجتی پیدا می شد
که از تناول آن باز می ماند و اگر کسی بد کرد و از تمییس نموده لباس صوفیانه بوی دو جا

می نماید

و از انجمله

از محرمات
حاجتی

بناید
چشم
است

لا سائیس میگفت در فمادرشان وی بزبان میراند که هرگز از شان وے نباید
علی الخصوص با مردم درویشان چپ با آنها حسن سلوک چندان داشت
حاکمی از وے است چون سوال میکرد بهین طوری
از وی معامله میکرد و الحاح در سوال هیچ سود نکرد همه مردم حضار در تحیر و تفکّر اند
که باین معامله از درویشان در پیش منی آید باز آن درویش راه گرفت یکت و
ساعت نگذشته باشد که مردم از بد و سرای یا از آبادیها که قریب وی اند
آمدند و گفتند سائیس پودا سپ را اصلاح می نمود و فلان فلان چیز را بدو
گرفته برده ظاهراً لباس فقر آلبیس نموده رفته مردم حضار گفتند اندرین سا
رفته است تفحص کنید آنها در بخشش وی شدند و همچنین قانع دیگر و احصائے
کرامات خالی از کلفت نیست اینقدر مرهمندی را کفایت دارد و الله الهامی
للا تمام فله الحمد و علی النبیه وآله الصلوٰة والسلام و رضوان الله علی اولیاءه الامام

در
صدقه
سخت

الحمد لله که درین زمان مبارک کتاب مستطاب مناقب رزاقیه مصنفه استاذ العلماء
حضرت ملا نظام الدین صاحب فرنگی محلی در حالات و کرامات قطب الاقطاب حضرت
آقا و با سببه قدس سره الاصفی حسب ارشاد حضرت والا مناقب قبله محترم جناب
مولوی سید ممتاز احمد صاحب انسوی رزاقی با اهتمام و اهتمام زرکشیر ماه جون ۱۳۳۹ مطابق
۱۳۳۹ و طبع فاکس اباد علیخان مالک شاهی پریس لکهنو برپور طبع آراسته و پیراسته شد

بنیان داران
چشم
است

بسم الله الرحمن الرحيم
قصیده تصنیف حضرت مطلع انوار صمد لوی سیّد شاه رؤف جویا
ز راقی بانسوی قدس لئله سره المعزیز

اگرده بهر گم ره بان ذات تو از دور نهما گوهر یک دانه درج عنایات خدا قیصر و فقو پیش بارگاهت چه به سا شد به پیش ذره اشغ رشید مانند نهما مستفیض بحر حسان ز ثریا تا اثری ذات پاکت کرد ظاهر از لب معجز نهما زیب گلزار ولایت منبع جود و سخا تو تپامی دیده بحر فان و چشمم اتقا میشود در یوزه گر خورشید هر صبح و مسا خاک درگاه تو شاها می کند کار جلا میدد بهر سو سرش غیب هر صبح مسا آفتاب معرفت گرفت از رایت ضیا ای دل و جانم فدای نام پاکت حیا	ای شبه قطریان فی مادی هر و سراسر شمع برزم لم یزل نور چراغ معرفت روی پر خاک نیار و بادل پر آرزو تا که بانسه گشت از خاک قدمت مستنیر آبروی گوهر فان رفیقین سرت مست معنی الفقر فخری تا زمان مستور بود گلبن باغ حسینی سرتستان حسن خاک درگاه تو باشد پیش پای یقین آفتاب لطفت تو هر جا که شد رتو فکن سیر دیدار ز بکمال ز آینه دلهاست خلق زائران روضه ت را اندوه خیت ملام شمع عرفان و حقیقت یافته از تو فروغ شرح و صفت بر لیم هر خموشی می زبنا
---	--

مطلع انوار صمد لوی سیّد شاه رؤف جویا
قصیده تصنیف حضرت مطلع انوار صمد لوی سیّد شاه رؤف جویا
ز راقی بانسوی قدس لئله سره المعزیز
اگرده بهر گم ره بان ذات تو از دور نهما
گوهر یک دانه درج عنایات خدا
قیصر و فقو پیش بارگاهت چه به سا
شد به پیش ذره اشغ رشید مانند نهما
مستفیض بحر حسان ز ثریا تا اثری
ذات پاکت کرد ظاهر از لب معجز نهما
زیب گلزار ولایت منبع جود و سخا
تو تپامی دیده بحر فان و چشمم اتقا
میشود در یوزه گر خورشید هر صبح و مسا
خاک درگاه تو شاها می کند کار جلا
میدد بهر سو سرش غیب هر صبح مسا
آفتاب معرفت گرفت از رایت ضیا
ای دل و جانم فدای نام پاکت حیا
ای شبه قطریان فی مادی هر و سراسر
شمع برزم لم یزل نور چراغ معرفت
روی پر خاک نیار و بادل پر آرزو
تا که بانسه گشت از خاک قدمت مستنیر
آبروی گوهر فان رفیقین سرت مست
معنی الفقر فخری تا زمان مستور بود
گلبن باغ حسینی سرتستان حسن
خاک درگاه تو باشد پیش پای یقین
آفتاب لطفت تو هر جا که شد رتو فکن
سیر دیدار ز بکمال ز آینه دلهاست خلق
زائران روضه ت را اندوه خیت ملام
شمع عرفان و حقیقت یافته از تو فروغ
شرح و صفت بر لیم هر خموشی می زبنا

